قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ ۚ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۭ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ (آل عمران:74)

روزنامہ

الفضل

لندن

مدیر: ابوسعید

Online Edition

بدھ 04 ؍جنوری 2023ء | 11؍ جمادی الثانی 1444 ہجری قمری | 04؍ صلح 1402 ہجری شمسی | جلد:5 | شمارہ: 03

فرمانِ رسول ﷺ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ سے فرمایا کہ تم اس شخص کی خوشی کے بارے میں کیا کہتے ہو جس کی اونٹنی بے آب و گیاہ جنگل میں گم ہو جائے اور اس اونٹنی پر اس کے کھانے پینے کا سامان لدا ہوا ہو وہ اس کو اتنا ڈھونڈے کہ وہ اس کو ڈھونڈ ڈھونڈ کر تھک جائے اور پھر کسی درخت کے تنے کے پاس سے گزرے اور دیکھے کہ اس کی اونٹنی کی لگام کسی درخت کی جڑوں سے اٹکی ہوئی ہے۔ تو صحابہؓ نے عرض کی یا رسول اللہ! وہ شخص تو بہت خوش ہو گا۔ اس پر رسول اللہؐ نے فرمایا کہ بخدا! اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی توبہ سے اس شخص سے بھی زیادہ خوش ہوتا ہے جسے اپنی گمشدہ اونٹنی مل جائے۔

(مسلم کتاب التوبۃ باب فی الحض علی التوبۃ والفرح بھا)

حضرت سلطان القلمؑ کے رشحاتِ قلم

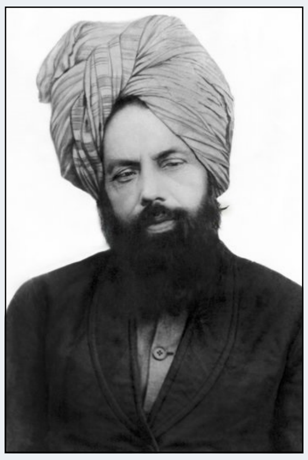

استغفار بہت پڑھا کرو۔ انسان کی دو ہی حالتیں ہیں یا تو وہ گناہ نہ کرے یا اللہ تعالیٰ اس گناہ کے بد انجام سے بچا لے۔ سو استغفار پڑھنے کے وقت دونوں معنوں کا لحاظ رکھنا چاہیے۔

ایک تو یہ کہ اللہ تعالیٰ سے گزشتہ گناہوں کی پردہ پوشی چاہے اور دوسرا یہ کہ خدا سے توفیق چاہے کہ آئندہ گناہوں سے بچائے۔ مگر استغفار صرف زبان سے پورا نہیں ہوتا بلکہ دل سے چاہئے نماز میں اپنی زبان میں بھی دعا مانگو یہ ضروری ہے۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 525۔ ایڈیشن 1988ء)

خوب یاد رکھو کہ لفظوں سے کچھ کام نہیں بنے گا۔ اپنی زبان میں بھی استغفار ہو سکتا ہے کہ خدا تعالیٰ پچھلے گناہوں سے محفوظ رکھے اور نیکی کی توفیق دے اور یہی حقیقی استغفار ہے۔ کچھ ضرورت نہیں کہ یونہی اَسْتَغْفِرُاللّٰہ، اَسْتَغْفِرُاللّٰہ کہتا پھرے اور دل کی خبر تک نہ ہو۔ یاد رکھو کہ خدا تک وہی بات پہنچتی ہے جو دل سے نکلتی ہے۔ اپنی زبان میں ہی خدا تعالیٰ سے بہت دعائیں مانگنی چاہئیں۔ اس سے دل پر بھی اثر ہوتا ہے۔ زبان تو صرف دل کی شہادت دیتی ہے۔ اگر دل میں جوش پیدا ہو اور زبان بھی ساتھ مل جائے تو اچھی بات ہے۔ بغیر دل کے صرف زبانی دعائیں عبث ہیں۔ ہاں دل کی دعائیں اصل دعائیں ہوتی ہیں جب قبل از وقتِ بلا انسان اپنے دل ہی دل میں خدا سے دعائیں مانگتا رہتا ہے اور استغفار کرتا رہتا ہے۔ تو پھر خداوند رحیم و کریم ہے وہ بلا ٹل جاتی ہے۔ لیکن جب بلا نازل ہو جاتی ہے پھر نہیں ٹلا کرتی۔ بلا کے نازل ہونے سے پہلے دعائیں کرتے رہنا چاہئے اور بہت استغفار کرنا چاہئے اس طرح سے خدا بلا کے وقت محفوظ رکھتا ہے۔

(ملفوظات جلد 5 صفحہ 282۔ ایڈیشن 1988ء)

ارشاد باری تعالیٰ

وَمَنْ يَّعْمَلْ سُوْٓءًا اَوْ يَظْلِمْ نَفْسَهٗ ثُمَّ يَسْتَغْفِرِ اللّٰهَ يَجِدِ اللّٰهَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا

(النساء:111)

ترجمہ: اور جو بھی کوئی بُرا فعل کرے یا اپنی جان پر ظلم کرے پھر اللہ سے بخشش طلب کرے وہ اللہ کو بہت بخشنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا پائے گا۔

فرمان خلیفۂ وقت

جب انبیاء کی یہ حالت ہو کہ وہ ہر وقت استغفار کرنے، ہر وقت اپنے رب سے اس کی حفاظت میں رہنے کی دعا کرتے ہیں تو پھر ایک عام آدمی کو کس قدر اس بات کی ضرورت ہے کہ اس سے جو روزانہ سینکڑوں بلکہ ہزاروں غلطیاں ہوتی ہیں یا ہو سکتی ہیں ان سے بچنے کے لئے یا ان کے بداثرات سے بچنے کے لئے استغفار کرے۔ اور اگر پہلے اس طرف توجہ ہو جائے تو بہت سی غلطیوں اور گناہوں سے انسان پہلے ہی بچ سکتا ہے۔ پس اس بات کی بہت زیادہ ضرورت ہے کہ ہم اس طرف توجہ دیں۔ اللہ تعالیٰ تو اپنے مومن بندوں کی توبہ قبول کرنے، ان کی بخشش کے سامان پیدا کرنے کے لئے ہر وقت تیار ہے۔ اور قرآن کریم نے بیسیوں جگہ مغفرت کے مضمون کا مختلف پیرایوں میں ذکر کیا ہے، کہیں دعائیں سکھائی گئی ہیں کہ تم یہ دعائیں مانگو تو بہت سی فطری اور بشری کمزوریوں سے بچ جاؤ گے۔ کہیں یہ ترغیب دلائی ہے کہ اس طرح بخشش طلب کرو تو اس طرح اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث بنو گے۔ کہیں بشارت دے رہا ہے، کہیں وعدے کر رہا ہے کہ اس اس طرح میری بخشش طلب کرو تو اس دنیا کے گند سے بچائے جاؤ گے اور میری جنتوں کو حاصل کرنے والے بنو گے۔ کہیں یہ اظہار ہے کہ میں مغفرت طلب کرنے والوں سے محبت کرتا ہوں۔ غرض اگر انسان غور کرے تو اللہ تعالیٰ کے پیار، محبت اور مغفرت کے سلوک پر اللہ تعالیٰ کا تمام عمر بھی شکر ادا کرتا رہے تو نہیں کر سکتا۔ ہماری بدقسمتی ہو گی کہ اگر اس کے باوجود بھی ہم اس غفور رحیم خدا کی رحمتوں سے حصہ نہ لے سکیں اور بجائے نیکیوں میں ترقی کرنے کے برائیوں میں دھنستے چلے جائیں۔ پس اللہ تعالیٰ سے ہر وقت اس کی مغفرت طلب کرتے رہنا چاہئے۔ وہ ہمیشہ ہمیں اپنی مغفرت کی چادر میں لپیٹے رکھے اور ہمیں ہر گناہ سے بچائے اور گزشتہ گناہوں کو بھی معاف فرماتا رہے۔

(خطبہ جمعہ 14؍ مئی 2004ء بحوالہ الاسلام)

اس شمارہ میں

- میں ایک خط ان کے نام لکھوں (منظوم)
- احکام خداوندی
- تبلیغ میں پریس اور میڈیا سے کس طرح کام لیا جا سکتا ہے
- مولانا جلال الدین رومیؒ
- سو سال قبل کا الفضل
- یوم بانیان مذاہب
- حدیث کی تعریف اور اسکی اقسام

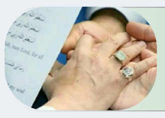

دربارِ خلافت

خود کو پرکھنے کے مزید معیار

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

ہم نے یہ سوال کرنا ہے کہ کیا ہم نے ہر قسم کے فساد سے بچنے کی کوشش کی ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شریرترین لوگ فسادی ہیں اور یہ فسادی ہیں جو چغل خوری سے فساد پیدا کرتے ہیں۔یہاں کی بات وہاں لگائی، اِدھر سے اُدھر بات پھیلائی وہ لوگ فسادی ہیں۔ جو لوگ محبت کرنے والوں کے درمیان بگاڑ پیدا کرتے ہیں وہ فسادی ہیں۔ جو فرمانبردار ہیں، اطاعت کرنے والے ہیں، نظام کی ہر بات کو ماننے والے ہیں یا دین کی ہر بات کو ماننے والے ہیں انہیں کسی غلط کام میں مبتلا کرنے کی کوشش کرتے ہیں یا گناہ میں مبتلا کرنے کی کوشش کرتے ہیں تو وہ فسادی ہیں۔

(مسند احمد بن حنبل جلد8 صفحہ914حدیث اسماء بنت یزید حدیث نمبر28153عالم الکتب بیروت 1998ء)

پس فساد کے ہونے کا اور فساد سے بچنے کا یہ معیار ہے۔

پھر سوال یہ ہے کہ کیا ہر قسم کے باغیانہ رویّے سے پرہیز کرنے والے ہم ہیں؟

پھر یہ سوال ہے کہ کیا ہم نفسانی جوشوں سے مغلوب تو نہیں ہو جاتے؟ آجکل کے زمانے میں جبکہ ہر طرف بے حیائی پھیلی ہوئی ہے ان نفسانی جوشوں سے بچنا بھی ایک جہاد ہے۔

پھر سوال یہ ہے کہ کیا ہم پانچ وقت نمازوں کا التزام کرتے رہے ہیں۔ سال میں باقاعدگی سے پڑھتے رہے ہیں کہ اس کی اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں کئی جگہ تلقین فرمائی ہے، نصیحت فرمائی ہے بلکہ حکم دیا ہے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نماز کو چھوڑنا انسان کو شرک اور کفر کے قریب کر دیتا ہے۔

(صحیح مسلم کتاب الایمان باب بیان اطلاق اسم الکفر علی من ترک الصلاۃ حدیث (82))

پھر ہم نے یہ سوال کرنا ہے کہ کیا نماز تہجد پڑھنے کی طرف ہماری توجہ رہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اس بارے میں ارشاد ہے کہ نماز تہجد کا التزام کرو۔ اس میں باقاعدگی پیدا کرنے کی کوشش کرو؟ یہ صالحین کا طریق ہے۔ فرمایا کہ یہ قرب الٰہی کا ذریعہ ہے۔ فرمایا کہ اس کی عادت گناہوں سے روکتی ہے۔ فرمایا کہ برائیوں کو ختم کرتی ہے اور جسمانی بیماریوں سے بھی بچاتی ہے۔

(سنن الترمذی کتاب الدعوات باب فی دعاء النبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم حدیث 3549)

پھر ہم نے یہ سوال کرنا ہے کہ کیا ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے کی باقاعدہ کوشش کرتے رہے ہیں یا کرتے ہیں کہ یہ مومنوں کو اللہ تعالیٰ کے خاص حکموں میں سے ایک حکم ہے اور یہ دعاؤں کی قبولیت کا ذریعہ بھی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر درود کے بغیر دعائیں ہیں تو یہ زمین اور آسمان کے درمیان ٹھہر جاتی ہیں۔

(سنن الترمذی کتاب الصلاۃ ابواب الوتر باب ما جاء فی فضل الصلاۃ علی النبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم حدیث 486)

اگر تم نے درود نہیں پڑھا اور تم دعائیں کر رہے ہو تو زمین سے دعائیں اٹھیں گی آسمان تک نہیں پہنچیں گی درمیان میں ٹھہر جائیں گی کیونکہ ان میں وہ طریق شامل نہیں جو اللہ تعالیٰ نے بتایا ہے۔ آسمان تک پہنچانے کے لئے ضروری ہے کہ دعاؤں کے ساتھ درود بھی ہو۔

پھر سوال ہم نے یہ کرنا ہے کہ کیا ہم باقاعدگی سے استغفار کرتے رہے ہیں؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جو شخص استغفار کو چمٹا رہتا ہے یعنی باقاعدگی سے کرتا رہتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لئے ہر تنگی سے نکلنے کی راہ بنا دیتا ہے اور ہر مشکل سے کشائش کی راہ پیدا کر دیتا ہے اور اسے ان راہوں سے رزق عطا کرتا ہے جس کا وہ تصور بھی نہیں کر سکتے۔

(سنن ابی داؤد ابواب الوتر باب فی الاستغفار حدیث 1518)

پھر سوال یہ ہے کہ کیا اللہ تعالیٰ کی حمد کرنے کی طرف ہماری توجہ رہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی حمد کے بغیر شروع کیا جانے والا کام ناقص رہتا ہے، بے برکت ہوتا ہے، بے اثر ہوتا ہے۔

(سنن ابن ماجہ۔کتاب النکاح باب خطبۃ النکاح حدیث1894)

(خطبہ جمعہ 30/ دسمبر 2016ء)

میں ایک خط ان کے نام لکھوں

جھکا کے پلکیں، درود پڑھ کر
خدائے واحد کا نام لے کر
عقیدتوں کے، محبتوں کے
میں چاہتوں کے سلام لے کر

بنا کے قرطاس اپنے دل کو
میں پھر بصد احترام لکھوں
قلم حیا کو بنا کے اپنا
میں ایک خط ان کے نام لکھوں

میں ان کو لکھوں اے میرے ساقی!
کہ میکدے کے امین تم ہو
ملی ہے مے ”لاالہ“ کی جس میں
مرا وہ جامِ یقین تم ہو

میں ان کولکھوں کہ جس سے قائم
نماز ہے، وہ ستون تم ہو
خدا کو پا کر جو مطمئن ہو
قسم سے وجہِ سکون تم ہو

ہو مہدویت کا عکسِ مطلق
محمدیت کا روپ تم ہو
کہ شرک کی برف جس سے پگھلے
وہ فضلِ باری کی دھوپ تم ہو

خلیفۃ اللہ ہو اس زمیں پر
خدا کا رعب و جلال تم ہو
جو حسنِ احمد مجھے دکھائے
وہ آئینہ باکمال تم ہو

میں ان کو لکھوں، عقیدتوں کے
فلک پہ میری اڑان تم ہو
فقط ہے نجمہ نے اتنا کہنا
مرا تو سارا جہان تم ہو

کنیز بتول نجمہ

صبیحہ محمود۔ جرمنی

احکام خداوندی

اللہ کے احکام کی حفاظت کرو۔ (الحدیث)

قسط 66

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

’’جو شخص قرآن کے سات سو حکم میں سے ایک چھوٹے سے حکم کو بھی ٹالتا ہے وہ نجات کا دروازہ اپنے ہاتھ سے بند کرتا ہے۔‘‘

(کشتی نوح)

اطاعت (حصہ دوم)

’’اطاعت کوئی چھوٹی سی بات نہیں اور سہل امر نہیں یہ بھی ایک موت ہوتی ہے جیسے ایک زندہ آدمی کی کھال اُتاری جائے ویسی ہی اطاعت ہے۔‘‘ (حضرت مسیح موعودؑ)

فرمانبرداری اختیار کرنا (اسلام میں پوری طرح داخل ہونے کا حکم)

یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوا ادۡخُلُوۡا فِی السِّلۡمِ کَآفَّۃً ۪ (البقرہ:209)

اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو تم سب کے سب اطاعت (کے دائرہ) میں داخل ہو جاؤ۔

اِذۡ قَالَ لَہٗ رَبُّہٗۤ اَسۡلِمۡ ۙ قَالَ اَسۡلَمۡتُ لِرَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ (البقرہ:132)

(یاد کرو) جب اللہ نے اُس سے کہا کہ فرمانبردار بن جا۔ تو (بے ساختہ) اس نے کہا میں تو تمام جہانوں کے ربّ کے لئے فرمانبردار ہو چکا ہوں۔

فرمانبرداری میں اوّل رہنا (سب سے بڑھ کر آگے رہنا)

قُلۡ اِنِّیۡۤ اُمِرۡتُ اَنۡ اَکُوۡنَ اَوَّلَ مَنۡ اَسۡلَمَ وَ لَا تَکُوۡنَنَّ مِنَ الۡمُشۡرِکِیۡنَ (الانعام:15)

تُو کہہ دے کہ یقیناً مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں ہر ایک سے جس نے فرمانبرداری کی، اوّل رہوں اور تُو ہرگز مشرکین میں سے نہ بن۔

نعمائے الٰہی کو دیکھتے ہوئے فرمانبرداری اختیار کرنا

کَذٰلِکَ یُتِمُّ نِعۡمَتَہٗ عَلَیۡکُمۡ لَعَلَّکُمۡ تُسۡلِمُوۡنَ (النحل:82)

اسی طرح وہ تم پر اپنی نعمت تمام کرتا ہے تاکہ تم فرمانبردار ہو جاؤ۔

مرتے دم تک فرمانبردار رہنا

فَلَا تَمُوۡتُنَّ اِلَّا وَ اَنۡتُمۡ مُّسۡلِمُوۡنَ ؕ (البقرہ:133)

پس ہرگز نہ مرنا مگر اس حالت میں کہ تم فرمانبردار ہو۔

فرمانبرداری کرتے ہوئے کھڑے ہونا (قنوت)

وَ قُوۡمُوۡا لِلّٰہِ قٰنِتِیۡنَ (البقرہ:239)

اور اللہ کے حضور فرمانبرداری کرتے ہوئے کھڑے ہو جاؤ۔

یٰمَرۡیَمُ اقۡنُتِیۡ لِرَبِّکِ وَ اسۡجُدِیۡ وَ ارۡکَعِیۡ مَعَ الرّٰکِعِیۡنَ (ال عمران:44)

اے مریم! اپنے ربّ کی فرمانبردار ہو جا اور سجدہ کر اور جھکنے والوں کے ہمراہ جھک جا۔

کسی کے فرمانبردار ہونے پر گواہ بننا

وَ اشۡہَدۡ بِاَنَّا مُسۡلِمُوۡنَ (اٰل عمران:53)

اور تُو گواہ بن جا کہ ہم فرمانبردار ہیں۔

اللہ اور رسول کی اطاعت کی فرضیت

وَ اَطِیۡعُوا اللّٰہَ وَ الرَّسُوۡلَ لَعَلَّکُمۡ تُرۡحَمُوۡنَ ۚ (اٰل عمران:133)

اور اللہ اور رسول کی اطاعت کرو تاکہ تم رحم کئے جاؤ۔

یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡۤا اَطِیۡعُوا اللّٰہَ وَ رَسُوۡلَہٗ وَ لَا تَوَلَّوۡا عَنۡہُ وَ اَنۡتُمۡ تَسۡمَعُوۡنَ ۚ (الانفال:21)

اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو اور اِس کے باوجود اُس سے روگردانی نہ کرو کہ تم سن رہے ہو۔

رسول کی اطاعت اللہ کی اطاعت ہے

مَنۡ یُّطِعِ الرَّسُوۡلَ فَقَدۡ اَطَاعَ اللّٰہَ ۚ وَ مَنۡ تَوَلّٰی فَمَاۤ اَرۡسَلۡنٰکَ عَلَیۡہِمۡ حَفِیۡظًا ؕ (النساء:81)

جو اِس رسول کی پیروی کرے تو اُس نے اللہ کی پیروی کی اور جو پھر جائے تو ہم نے تجھے ان پر محافظ بنا کر نہیں بھیجا۔

نبی کی اتباع اور پیروی

وَ مَاۤ اَرۡسَلۡنَا مِنۡ رَّسُوۡلٍ اِلَّا لِیُطَاعَ بِاِذۡنِ اللّٰہِ (النساء:65)

اور ہم نے کوئی رسول نہیں بھیجا مگر اس لئے کہ اللہ کے حکم سے اس کی اطاعت کی جائے۔

وَ اِنَّ رَبَّکُمُ الرَّحۡمٰنُ فَاتَّبِعُوۡنِیۡ وَ اَطِیۡعُوۡۤا اَمۡرِیۡ (طٰہٰ:91)

اور یقیناً تمہارا ربّ بے انتہا رحم کرنے والا ہے۔ پس تم میری پیروی کرو اور میری بات مانو۔

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم ماننا

فَلَا وَ رَبِّکَ لَا یُؤۡمِنُوۡنَ حَتّٰی یُحَکِّمُوۡکَ فِیۡمَا شَجَرَ بَیۡنَہُمۡ ثُمَّ لَا یَجِدُوۡا فِیۡۤ اَنۡفُسِہِمۡ حَرَجًا مِّمَّا قَضَیۡتَ وَ یُسَلِّمُوۡا تَسۡلِیۡمًا (النساء:66)

نہیں! تیرے ربّ کی قسم! وہ کبھی ایمان نہیں لا سکتے جب تک وہ تجھے ان امور میں منصف نہ بنا لیں جن میں ان کے درمیان جھگڑا ہوا ہے۔ پھر تُو جو بھی فیصلہ کرے اس کے متعلق وہ اپنے دلوں میں کوئی تنگی نہ پائیں اور کامل فرمانبرداری اختیار کریں۔

رحمٰن خدا بارے معلومات لینے کے لئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار میں رجوع کرنا

اَلرَّحۡمٰنُ فَسۡـَٔلۡ بِہٖ خَبِیۡرًا (الفرقان:60)

وہ رحمان ہے پس جب بھی (اے انسان) تو اس کے متعلق کوئی سوال کرے تو خَبِیۡرًا۔ (مراد حضرت محمدؐ ہیں جن کو خدا تعالیٰ نے اپنی صفات کا وحی سے علم دیا) سے سوال کر جو بہت باخبر ہے (اور ٹھیک ٹھیک جواب دے سکتا ہے)۔

رسول جو دے وہ لے لو جس سے رو کے رُک جاؤ

وَ مَاۤ اٰتٰىکُمُ الرَّسُوۡلُ فَخُذُوۡہُ ۚ وَ مَا نَہٰىکُمۡ عَنۡہُ فَانۡتَہُوۡا (الحشر:8)

اور رسول جو تمہیں عطا کرے تو اسے لے لو اور جس سے تمہیں روکے اُس سے رُک جاؤ۔

نوٹ:۔ یہ حکم جہاد کے باب میں غنائم کی تقسیم کے سلسلہ میں بھی درج ہوا ہے۔ یہاں اسے اطاعت میں بھی درج کیا جا رہا ہے کہ جو ہدایت رسول کی طرف سے ملے اسے لے لیں اور جس بات سے روکیں اس سے رک جائیں۔

اللہ کی محبت کی خاطر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع ضروری ہے

قُلۡ اِنۡ کُنۡتُمۡ تُحِبُّوۡنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوۡنِیۡ یُحۡبِبۡکُمُ اللّٰہُ وَ یَغۡفِرۡ لَکُمۡ ذُنُوۡبَکُمۡ (ال عمران:32)

تُو کہہ دے اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری پیروی کرو اللہ تم سے محبت کرے گا، اور تمہارے گناہ بخش دے گا۔

اللہ اور رسول کی اطاعت کی صورت میں چار انعامات

وَ مَنۡ یُّطِعِ اللّٰہَ وَ الرَّسُوۡلَ فَاُولٰٓئِکَ مَعَ الَّذِیۡنَ اَنۡعَمَ اللّٰہُ عَلَیۡہِمۡ مِّنَ النَّبِیّٖنَ وَ الصِّدِّیۡقِیۡنَ وَ الشُّہَدَآءِ وَ الصّٰلِحِیۡنَ ۚ وَ حَسُنَ اُولٰٓئِکَ رَفِیۡقًا ؕ (النساء:70)

اور جو بھی اللہ کی اور اِس رسول کی اطاعت کرے تو یہی وہ لوگ ہیں جو اُن لوگوں کے ساتھ ہوں گے جن پر اللہ نے انعام کیا ہے (یعنی) نبیوں میں سے، صدیقوں میں سے، شہیدوں میں سے اور صالحین میں سے۔ اور یہ بہت ہی اچھے ساتھی ہیں۔

اللہ اور رسول کی اطاعت سے اعمال بڑھتے ہیں

وَ اِنۡ تُطِیۡعُوا اللّٰہَ وَ رَسُوۡلَہٗ لَا یَلِتۡکُمۡ مِّنۡ اَعۡمَالِکُمۡ شَیۡئًا ؕ (الحجرات:15)

اور اگر تم اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو تو وہ تمہارے اعمال میں کچھ بھی کمی نہیں کرے گا۔

(700 احکام خداوندی از حنیف احمد محمود صفحہ 480-484)

مولانا سید شمشاد احمد ناصر۔ امریکہ

تبلیغ میں پریس اور میڈیا سے کس طرح کام لیا جاسکتا ہے

ذاتی تجربات کی روشنی میں

قسط 73

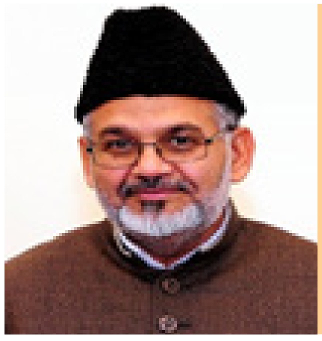

پاکستان ایکسپریس نے اپنی اشاعت 14/اگست 2011ء میں صفحہ 7 پر دو تصاویر کے ساتھ ہماری ایک خبر شائع کی ہے۔ تصاویر میں ایک سامعین کے ساتھ مسجد بیت الحمید میں ہے اور دوسری تصویر خاکسار کی ہے جس میں خاکسار درس قرآن دے رہا ہے۔

خبر کا عنوان ہے:۔ ’’مسجد بیت الحمید چینو میں رمضان المبارک کی سرگرمیاں‘‘

کیلی فورنیا(پ ر) روایت کے مطابق اس سال بھی مسجد بیت الحمید میں پانچوں نمازوں کے علاوہ نماز تراویح اور درس حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم جاری ہے۔ مغرب کی نماز سے ایک گھنٹہ قبل درس قرآن ہوتا ہے۔ درس میں شامل ہونے والوں کے لئے باقاعدگی سے افطار اور کھانے کا خصوصی بندوبست ہوتا ہے۔ عام دنوں میں تقریباً 175 مرد وخواتین اور بچے شامل ہوتے ہیں جب کہ ہفتہ و اتوار کو یہ تعداد چار سو تک پہنچ جاتی ہے۔رمضان کی برکتوں سے بھرپور فائدہ اٹھانے کے لئے امام شمشاد ناصر نے قرآن کریم کی تلاوت، ترجمہ اور قرآن کریم کی فضیلت، اس کے نزول کی ضرورت اور افادیت پر سیر حاصل روشنی ڈالی۔

امام شمشاد یہ تلقین بھی کرتے ہیں کہ احباب رمضان کی برکتوں سے بھرپور فائدہ بھی اٹھائیں کیوں کہ احادیث میں اس ماہ کے بہت سی برکتیں اور فضائل بیان ہوئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ دنیا ایک مشکل دور سے گزر رہی ہے اور دعا کے ذریعہ ہر مشکل آسان ہوجاتی ہے۔ امام شمشاد نے کہا کہ رمضان کے مہینہ میں دعا کا موقع اور ماحول میسر آتا ہے۔ ہمیں چاہئے کہ اس سے بھرپور فائدہ اٹھائیں۔

ہفت روزہ یوکے ٹائمز نے اپنی اشاعت 18/اگست 2011ء میں صفحہ 15 پر خاکسار کا مضمون بعنوان ’’پاکستان زندہ باد...... قائد اعظم زندہ باد‘‘ خاکسار کی تصویر کے ساتھ شائع کیا۔ اس مضمون میں خاکسار نے لکھا کہ ساری قوم نے خدا تعالیٰ کے فضل سے پورے جوش و خروش اور جذبہ سے یوم آزادی منایا۔ اور اللہ تعالیٰ نے یہ آزادی ہمارے وطن کو جو آج سے قریباً 64 سال پہلے عطا فرمائی تھی جس میں قائد اعظم اور دیگر بہت سے لوگوں کی جدوجہد اور قربانیاں شامل ہیں۔ اللہ تعالیٰ یہ پوری قوم کو بہت مبارک کرے۔

قوم کا جذبہ تو واقعی قابل دید تھا۔ ایسے مواقع پر قوم کے لیڈروں نے TV پر بہت بلند دعاوی بھی کئے مثلاً ایک لیڈر نے کہا کہ ہم ملک سے کرپشن ختم کر دیں گے، مساویانہ حقوق دیں گے اور اسے پھر سے قائد اعظم کا پاکستان بنا دیں گے۔ مجھے یہ سن کر خوشی تو ہوئی مگر انہوں نے یہ نہ بتایا کہ قائد اعظم والا پاکستان بنا دینے کا کیا مطلب ہوگا؟

یہ حقیقت بالکل مسلمہ ہے کہ آج کا پاکستان قائد اعظم کا پاکستان نہیں ہے جس قسم کے پاکستان کا خواب قائد اعظم کا تھا وہ انہوں نے اپنی تقاریر میں بیان کیا ہے۔ مگر آج ویسا پاکستان تو چھوڑ ان کی تقاریر کو دہراتا بھی نہیں ہے۔ انہوں نے ایک بات یہ کی تھی کہ ریاست اور مذہب الگ الگ ہوں گے۔ یعنی ریاست کا مذہب سے کوئی تعلق نہ ہوگا۔ ہر شخص کو اس معاملہ میں آزادی ہوگی مگر یہ آزادی سلب کر لی گئی اور پاکستان کے آئین کا حلیہ ہی بگاڑ دیا گیا جس سے ملک میں دہشت گردی پھیل گئی۔

کیا صرف آزادی حاصل کرلینا کافی تھا؟ یا آزادی کے بعد کچھ ذمہ داریاں بھی تھیں جو ہر پاکستانی نے ادا کرنی تھیں۔ ریاستی ذمہ داریاں کیا ہیں؟ لوگوں کو مساویانہ حقوق دلانا۔ ان کی حفاظت کرنا۔ ان کے جان ومال کی حفاظت یہ تو کم سے کم ذمہ داری ہے ریاست کی۔

اس وقت دنیا کے ہر خطہ میں بے چینی اور بدامنی ہے۔ اس کا علاج اور حل ہمارے روحانی پیشوا (حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃالمسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز) نے یہ بتایا ہے کہ:

(1)تقویٰ پر گامزن ہوں۔(2)دعاؤں پر زور دیں۔

خاکسار نے بتایا کہ اگر سب لوگ تقویٰ سے کام لیں اور خدا تعالیٰ کے حضور دعا کریں تو یہی موجودہ بحران کا علاج ہے۔ لوگ دعا کرتے ہیں مگر لبوں پر ہی دعا ہوتی ہے۔ اور اعمال دیکھو تو بے ایمانی، لوٹ کھسوٹ،بددیانتی اور دوسروں پر ظلم۔ ان کے حقوق غصب کررہے ہوں گے توتقویٰ نام کو بھی نہیں۔ پھر دعائیں کیسے قبول ہوں گی۔

بعض لوگ نمازیں نہیں پڑھتے، بعض مسلمان کہہ کر شرک میں مبتلا ہیں۔ مزاروں پر سجدے کرتے ہیں۔ مردہ لوگوں سے اولاد مانگ رہے ہیں۔ کسی کی جان لینا بڑا آسان ہوگیا ہے۔ جان کا احترام اور تقدس ختم ہوگیا ہے۔ نمازوں میں رسماً اُٹھک بیٹھک ہے روح ختم ہوگئی ہے۔ (اُن دنوں کی ہی بات ہے کہ) ایک شخص ایک پوسٹر دکھا رہا ہے جس میں ایک کارکن اس پوسٹر کو سجدہ کر رہا ہے اور وہ پوسٹر بینظیر بھٹو کی تصویر تھی۔ ایک اور جگہ ایک عالم کو لوگ سجدہ کر رہے ہیں۔ یہ مشرکانہ حرکات کیا اس کو تقویٰ کہتے ہیں؟ جب لوگوں نے خدا کو ہی چھوڑ دیا ہے تو دعائیں کیا قبول ہوں گی۔

بدتر بنو ہر ایک سے اپنے خیال میں
شاید اسی سے دخل ہو دارالوصال میں

اور اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ کے نسخہ پر عمل کریں۔ آیئے چند واقعات سن لیں:

(1)ایک مرتبہ حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ نے لوگوں سے فرمایا ’’تم لوگ سیدھی راہ کو لازم پکڑو، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے صحابہ کرام کے طریقہ سے ہٹ کر کوئی دوسری راہ مت اختیار کرو۔ اور خدا کی قسم اگر تم نے اللہ کی راہ سے ہٹ کر دائیں بائیں رخ کیا تو پھر تم ذلیل ہو کر گمراہی کے گڑھے میں گر جاؤ گے‘‘۔(اس وقت ایسا ہی ہو رہا ہے)

(2)حضرت عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے ہر ایک نگران ہے۔ اور ہر ایک نگران سے اس کی رعایا کے بارے میں پوچھا جائے گا۔

(3)حضرت معقل بن یسارؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے

آنحضرتؐ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ جس کو اللہ تعالیٰ نے لوگوں کا نگران بنایا ہے اگر وہ اپنی نگرانی میں کوتاہی کرتا ہے تو ایسے شخص کے لئے اللہ تعالیٰ جنت کو حرام کر دیتا ہے۔

(4)خدا کے نزدیک قیامت کے دن وہ شخص ہوگا جو انصاف پسند حاکم ہو اور سخت ناپسندیدہ اور سب سے زیادہ دور ظالم حاکم ہوگا۔ (اس وقت خود نظر دوڑا کر دیکھ لیں کہاں کتنا انصاف ہے۔)

پس نظر دوڑائیے کہ اس وقت ملک میں کیا ہو رہا ہے؟ ہم تو چاہتے ہیں کہ یہ پاکستان قائد اعظم والا پاکستان بنے، ہر ایک کو سکون، عزت و احترام ملے۔ مساویانہ حقوق ہوں۔ امتیازی سلوک نہ ہو۔ اور سب سے بڑھ کر عدل و انصاف سے کام لیں۔

نیویارک عوام نے اپنی اشاعت 14 تا 25/اگست 2011ء میں صفحہ 5 پر دو تصاویر کے ساتھ ہماری خبر شائع کی خبر کا عنوان ہے ’’مسجد بیت الحمید چینو میں رمضان المبارک کی سرگرمیاں‘‘

پنجگانہ نمازوں کے علاوہ نماز تراویح اور درس قرآن کریم اور درس حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم جاری ہے۔ ایک تصویر سامعین کی ہے جو درس سن رہے ہیں اور ایک تصویر خاکسار کی ہے درس قرآن دیتے ہوئے۔ باقی خبر کا متن وہی ہے جو اس سے قبل دوسرے اخبارات کے حوالہ سے پہلے گزر چکا ہے۔

نیویارک عوام نے اپنی اشاعت 19 تا 25/اگست 2011ء میں صفحہ 12 پر خاکسار کا ایک مضمون بعنوان ’’پاکستان زندہ باد، قائد اعظم زندہ باد‘‘ خاکسار کی تصویر کے ساتھ یوم آزادی پاکستان کے حوالہ سے شائع کیا ہے۔ نفس مضمون وہی ہے جو اس سے قبل دوسرے اخبار کے حوالہ سے گزر چکا ہے۔

پاکستان ایکسپریس نے اپنی اشاعت 19/اگست 2011ء میں صفحہ 13 پر خاکسار کا ایک مضمون بعنوان ’’عدل و انصاف کا فقدان۔ اور یوم آزادی‘‘ خاکسار کی تصویر کے علاوہ ایک اور تصویر جس میں پاکستان کا جھنڈا دکھایا گیا ہے۔ مگر سفید رنگ میں جھنڈا جیسے پھٹا ہوا ہو۔ دکھایا گیا ہے۔ کیوں کہ مضمون میں یہ بات بیان کی گئی ہے کہ یہاں پر اقلیتیں غیر محفوظ ہیں اور یہ پاکستان قائد اعظم والا پاکستان نہیں ہے۔ یہ مضمون اس سے قبل دوسرے اخبارات کے حوالہ سے پہلے بھی گزر چکا ہے۔ تصویر میں پاکستان کے پرچم کے ساتھ 14/اگست یوم آزادی بھی لکھا ہوا ہے۔

ڈیلی بلٹن 20/اگست 2011ء میں صفحہ A12 پر ہماری ایک مختصر سی خبر دی ہوئی ہے۔ خبر کا عنوان ہے کہ ’’مسجد میں رمضان کی سرگرمیاں‘‘۔ مسجد بیت الحمید اور خاکسار کے حوالہ سے رمضان

کے بارے میں، رمضان میں پانچ نمازیں، نماز تراویح، درس قرآن کریم، درس حدیث، افطار ڈنر کے بارے میں معلومات دی ہیں۔

الاخبار نے اپنے عربی سیکشن میں خاکسار کا ایک مضمون عربی زبان میں بعنوان "شھر رمضان المبارك وعيد الفطر السعيد" خاکسار کی تصویر کے ساتھ شائع کیا۔ اس مضمون میں خاکسار نے رمضان المبارک کے فضائل و برکات اور استفادہ کے طریق کے علاوہ رمضان المبارک کے مسجد بیت الحمید میں پروگرامز اور عید کے مسائل وغیر بیان کئے ہیں۔

ڈیلی بلٹن نے اپنی اشاعت 26/ اگست 2011ء میں صفحہ A9 پر یہ خبر شائع کی ہے۔ "کلیریا مانٹ چرچ بیت الحمید مسجد کا وزٹ کرتے ہیں"

اخبار خبر دیتے ہوئے لکھتا ہے کہ گزشتہ ہفتہ کلیریا مانٹ کے یونائیٹڈ چرچ آف کرائسٹ کے ممبران اپنے مذہبی لیڈر Pastor Rob Petton کی سربراہی میں مسجد بیت الحمید کے وزٹ کے لئے آئے۔ قریباً 30 کے قریب خواتین و مرد (غیر مسلم) مسجد بیت الحمید آئے تو ان عیسائی خواتین نے مسجد کے آداب کی وجہ سے اپنے سر بھی ڈھانپے ہوئے تھے۔ اس وقت وہ مسجد بیت الحمید کے امام سید شمشاد احمد ناصر کو اسلامی تعلیمات کے بارے میں سن رہے تھے۔ امام شمشاد نے اس موقعہ پر کفارہ کے مسئلہ کو بیان کیا نیز توبہ، مغفرت کس طرح حاصل ہوسکتی ہے۔ 45 منٹ تک تعلیمات کے بعد سب نے مل کر روزہ افطار کیا اس کے بعد سب نے غروب آفتاب والی نماز (نماز مغرب) پڑھی۔ جس میں قریباً 300 لوگ شامل تھے۔ اس کے بعد کھانا ہوا۔ کھانے میں چکن کا سالن، چاول، سلاد، میٹھا نیز پانی اور چائے بھی تواضع میں پیش کی گئی۔

اس سے ایک دن پہلے عیسائیوں کے ایک چرچ کے لوگوں نے مسجد کا وزٹ کیا تھا اس گروپ کی لیڈر محترمہ Rev. Jan Chase تھیں۔ ان کے علاوہ نزدیکی ایک اور چرچ کے گروپ کے لوگ بھی تھے۔ یہ گروپ جماعت احمدیہ کے ساتھ ایک لمبے عرصہ سے دوستانہ تعلقات رکھتا ہے۔

رمضان کے آخری دن کے لئے بھی امام شمشاد نے سب کو کھانے پر دعوت دی۔ خبر کے آخر میں ضرورت مندوں کے لئے عطیات اکٹھے کرنے اور تقسیم کرنے کے بارے میں بھی خبر ہے۔

پاکستان ایکسپریس نے اپنی اشاعت 26/ اگست 2011ء میں صفحہ 13 پر خاکسار کا ایک مضمون بعنوان "کیا پاکستان میں شیطان جکڑ دیا گیا ہے" خاکسار کی تصویر کے ساتھ شائع کیا ہے۔ خاکسار نے ایک بار پھر مضمون کو رمضان کی برکتوں سے اور فضائل سے شروع کیا کہ لوگوں نے حتی المقدور استفادہ کیا۔ برکات تلاش کیں، دعائیں کیں وغیرہ۔ خدا کرے کہ یہ کوششیں جاری رہیں۔ اس حدیث کا ذکر کر کے کہ رمضان میں شیطان جکڑ دیا جاتا ہے خاکسار نے سوال اٹھایا کہ کیا

(1) رمضان المبارک کے مقدس مہینے میں چند دن ہوئے ایک مسجد میں بم پھینک کر جمعۃ المبارک کے روز 60 افراد کو مار دیا گیا۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّاۤ اِلَیۡهِ رٰجِعُوۡنَ

(2) پھر کراچی کی صورت حال کسی سے پوشیدہ نہیں۔ ہر روز لوگوں کے خون سے ہولی کھیلی جاتی ہے۔ ایک جگہ اخبار میں یہ شہ سرخی تھی کہ "قائد کا شہر آگ میں جل رہا ہے"۔

(3) کرپشن اور بے ایمانی رمضان میں بھی زوروں پر رہی۔

(4) بارشوں سے تباہی ہورہی ہے۔ یہ عذاب ہے یا رحمت؟

یہ سب چیزیں تو قرآن کریم کے مطالعہ سے پتہ لگتا ہے رحمت ہرگز نہیں بلکہ خدائی عذاب ہے۔ رمضان کے دنوں میں اور وہ بھی جمعہ کے دن نمازیوں کو مار دینا۔ لگتا ہے کہ پاکستان میں شیطان جکڑا نہیں گیا تھا۔ اور یہ باتیں پاکستان میں اب عام ہیں یعنی نمازیوں پر حملے کرنا۔ خاکسار نے لکھا کہ گزشتہ سال 28/ مئی 2010ء کو لاہور میں احمدیوں کی دو بڑی مساجد پر گرینیڈ سے حملہ کیا گیا جس میں 86 سے زائد افراد لقمہ اجل بن گئے۔ اس سے کچھ عرصہ پہلے ایک گرجا گھر کو گوجرہ میں نشانہ بنا کر اور عیسائیوں کے گھروں کو بھی آگ لگا دی گئی۔ حالانکہ اسلام ہر قسم کے مذاہب کے لوگوں کی عبادت گاہوں کا احترام سکھاتا ہے۔ اور ان کی حفاظت کی ذمہ داری کراتا ہے۔

انڈیا پوسٹ نے اپنی اشاعت 26/ اگست 2011ء میں صفحہ 19 پر دو تصاویر کے ساتھ ہماری خبر شائع کی ہے۔ جس کا عنوان ہے۔ "روحانی باتیں اور روحانی اچھا کھانا"۔ یہ خبر رمضان المبارک کی سرگرمیوں سے متعلق ہے جو جماعت احمدیہ ہر سال رمضان المبارک کے بابرکت دنوں میں مسجد بیت الحمید چینو کیلی فورنیا میں کرتی ہے۔ اس میں رمضان کے پروگرامز کی تفصیلات ہیں اور ہمسایوں کو دیگر غیر مسلموں کو جو شامل کیا جاتا رہا اس بارے میں ہے۔ ایک تصویر میں خاکسار درس قرآن دے رہا ہے اور دوسری تصویر میں لوگ افطار کرتے ہوئے اور ڈنر کرتے ہوئے دکھائی دے رہے ہیں۔ خبر کا نفس مضمون وہی ہے جو اس سے قبل دیگر اخبارات کے حوالہ سے پہلے گزر چکا ہے۔

ہفت روزہ نیویارک عوام نے اپنی اشاعت 26/ اگست 2011ء میں صفحہ 12 پر خاکسار کا ایک مضمون بعنوان "رمضان اور شیطان" شائع کیا۔

یہ مضمون عنوان کی تبدیلی سے شائع کیا ہے۔ نفس مضمون وہی ہے کہ کیا پاکستان میں بھی رمضان کے دنوں میں شیطان جکڑا گیا تھا؟

چینو چیمپئن نے اپنی اشاعت 27/ اگست تا 2/ ستمبر 2011ء میں صفحہ 61 پر مذہبی سیکشن میں ہماری مختصر سی خبر اس عنوان سے شائع کی کہ "رمضان کا اختتام ہونے لگا ہے"۔ اخبار نے اس مختصر خبر میں ہمارے مسجد میں رمضان کے پروگراموں کے بارے میں اطلاع دی ہے نیز عید الفطر کے بارے میں کہ کب منائی جائے گی۔

ویسٹ سائیڈ سٹوری نیوز پیپر نے اپنی اشاعت یکم ستمبر 2011ء میں ہمارا ایک ¼ صفحہ کا تبلیغی اشتہار شائع کیا۔ اس اشتہار میں ہم نے قرآن کی 50 زبانوں میں نمائش کی ہیڈ لائن کے ساتھ پومونا فیئر میں اپنے بوتھ کی تفصیلات دی ہیں۔ یہ فیئر سالانہ ہوتا ہے اور لاکھوں لوگ اس میں شامل ہوتے ہیں۔ ہمارا بھی یہاں پر ایک بک سٹال لگتا ہے۔ اس اشتہار میں جماعت کے بارے میں معلومات دی گئی ہیں۔

الانتشار العربی نے اپنی اشاعت یکم ستمبر 2011ء میں صفحہ 20 پر حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ایک خطبہ جمعہ کا خلاصہ حضور انور کی تصویر کے ساتھ شائع کیا ہے۔

حضور انور کا یہ خطبہ جمعہ رمضان المبارک میں دعا کی اہمیت اور قبولیت کے بارے میں ہے۔ حضور انور نے خطبہ کے آغاز میں سورۃ البقرہ کی آیت وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِیۡ عَنِّیۡ فَاِنِّیۡ قَرِیۡبٌ ؕ اُجِیۡبُ دَعۡوَۃَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ فَلۡیَسۡتَجِیۡبُوۡا لِیۡ وَلۡیُؤۡمِنُوۡا بِیۡ لَعَلَّهُمۡ یَرۡشُدُوۡنَ کی تلاوت فرماکر اس کی توضیح و تشریح فرمائی۔

حضور نے "رب العالمین" اور لَهُ الْحَمْدُ فِي الْأُولَىٰ وَالْآخِرَةِ کا مضمون بیان فرمایا اور عِبَادِیۡ سے مراد ایسے بندے ہیں اللہ تعالیٰ کے جو خدا تعالیٰ کی کلیۃً فرمانبرداری کرتے، ایمان لاتے اور خدا کے حکموں پر چلتے ہیں۔ حضور انور نے حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی کتاب اعجاز المسیح سے بھی اقتباس پیش فرمایا۔

پاکستان ایکسپریس نے اپنی اشاعت 2/ ستمبر 2011ء میں دو تصاویر کے ساتھ ہماری خبر شائع کی جس کا عنوان یہ ہے "کرسچن مہمانوں کا جماعت احمدیہ کی مسجد بیت الحمید کا دورہ"۔ ایک تصویر سامعین کی ہے۔ دوسری تصویر میں مہمان کھانا کھا رہے ہیں۔

اخبار لکھتا ہے کہ گزشتہ اتوار کو چینو میں جماعت احمدیہ کی مسجد بیت الحمید کا یونائیٹڈ چرچ آف کرائسٹ اِن کلیر مانٹ کے ایک وفد نے دورہ کیا۔ وفد میں مرد اور خواتین شامل تھے۔ تیس افراد کے اس وفد نے امام شمشاد احمد ناصر کا اعتراف گناہ (مراد کفارہ) اور معافی کے موضوع یعنی (خدا تعالیٰ کا گناہوں کا معاف کرنا) پر لیکچر سنا۔ امام سید شمشاد احمد ناصر نے قرآن کریم کی مختلف آیتوں کی تشریح کی۔

ان کا لیکچر 45 منٹ جاری رہا جس کے بعد افطاری کی گئی اور مغرب کی نماز ادا کی گئی جس میں تقریباً 300 مرد و خواتین شامل تھے۔ خواتین کے لئے پردے کا انتظام تھا۔ کرسچن مہمان کھانے میں شامل ہوئے۔ اس سے ایک ہفتہ قبل کرسچن مہمانوں کا ایک اور وفد مسجد آیا تھا یہ وفد بھی رمضان کی سرگرمیوں کو مشاہدہ کرنے آیا تھا۔ اس گروپ کی سربراہ جین چیز تھیں۔ یہ گروپ جماعت احمدیہ کا پرانا دوست ہے اور کئی اجتماعات میں شرکت کر چکا ہے۔

پاکستان ایکسپریس نے اپنی اشاعت 2/ ستمبر 2011ء میں خاکسار کا ایک مضمون بعنوان "عید کی خوشیوں میں اسلامی تعلیمات کو نہ بھولیں" صفحہ 13 پر خاکسار کی تصویر کے ساتھ شائع کیا۔ خاکسار نے تفصیل کے ساتھ اس مضمون میں اسلامی عید، فلسفہ اور عید کس طرح منانی چاہئے کو بیان کیا۔ اور بتایا کہ مسلمان سال میں 2 عیدیں مناتے ہیں اور یہ کہ ہم یعنی مسلمان یہ تہوار کس طرح سے مناتے ہیں۔ خدا کی عبادت کر کے، نماز پڑھ کے، خدمت خلق کر کے، مقصد صرف اچھا کھانا اور نئے کپڑے نہیں ہے بلکہ اصل خدا کی حمد اور شکر ہے کہ رمضان کے روزے رکھنے کی توفیق ملی۔ ہماری خوشیوں کا سارا محور اور ہماری عیدوں کا مرکزی نقطہ اللہ تعالیٰ کی ذات ہونی چاہئے۔ جس بات پر وہ راضی ہو وہی ہماری عید ہے۔ ہماری دونوں عیدیں (عید الفطر۔ عید الاضحیٰ) قربانی چاہتی ہیں۔ اور دونوں عیدیں ہمیں بھی قربانی کا سبق ہی دیتی ہیں۔ لیکن ان عیدوں کی جائز خواہشات کے ساتھ ساتھ لوگ کچھ ایسی حرکتیں بھی کر جاتے ہیں جن سے پتہ چلتا ہے کہ وہ اسلامی احکامات کو ایک چٹی سمجھ کر کر رہے ہیں کیوں کہ رمضان کے پورے مہینہ میں ان پر تقویٰ کا یا خدا تعالیٰ کی محبت کا کوئی اثر نہ ہوا بلکہ وہ پھر رمضان کے آخری دن ہی اپنی سابقہ فضولیات کی طرف لوٹ آتے ہیں۔ "چاند رات" میں جو کچھ بے پردگی، فضول خرچی، ناچ گانے ہوتے ہیں کیا یہ طرز مسلمانی ہے؟ عید ملن پارٹیوں میں وہی ساز وہی دھن اور وہی مکس پارٹیاں جو قرآن کی روح کے خلاف ہیں عود کر آتی ہیں۔

خاکسار نے یہ واقعہ بھی یہاں لکھا کہ ایک دفعہ ہمارے پیارے نبی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہؓ کے ساتھ تشریف رکھتے تھے کہ ایک نابینا صحابی تشریف لائے۔ تو حضرت عائشہؓ نے ان

سے پردہ نہ کیا۔ آپ نے دریافت فرمایا کہ عائشہ تم نے ان سے پردہ کیوں نہ کیا؟ وہ کہنے لگیں یا رسولؐ یہ تو نابینا ہیں۔ آپ نے فرمایا تم تو نابینا نہیں ہو۔

قرآن کریم نے اپنی زینت چھپانے کی خواتین کو ہدایت فرمائی ہے مگر آپ خود دیکھ لیں کہ وہ کتنا زینت کو چھپاتی ہیں۔ خاکسار نے مسلمانوں کی ایک بڑی تنظیم کا ذکر کیا جس میں مجھے شامل ہونے کا موقع ملا اس میں قریباً 2 ہزار مسلمان شامل ہوئے تھے۔ لیکن میری حیرانی کی حد نہ رہی کہ وہ ڈز مکس پارٹی لگ رہا تھا۔ ہر میز پر مرد و خواتین اور بچے تھے۔ سٹیج پر بھی خواتین نظامت کرا رہی تھیں اگرچہ انہوں نے سکارف پہنا ہوا تھا اور بعض نے نہیں بھی پہنا ہوا تھا۔ نوجوان بچیاں ہی استقبال پر تھیں اور یہ سب کچھ اسلام کے نام پر اسی معاشرہ میں ہو رہا ہے۔ مسلمان ان حرکتوں سے اس وقت اسلام کا حلیہ بگاڑ رہے ہیں اور مغرب کی تقلید کر رہے ہیں انہیں یہ احساس کمتری ہے کہ اگر ان کی تقلید نہ کی گئی تو انہیں معاشرہ میں بُرا سمجھا جائے گا۔ افسوس ہے کہ یہ لوگ ان کی نظروں میں اچھا بننے کے لئے یہ کر رہے ہیں۔ اور خدا کی نظروں کو ان کو کچھ خوف اور احساس نہیں ہے۔ کیا خدا کے حکم کو بالائے طاق رکھ کر ہم اچھا بن سکتے ہیں؟

افسوس ہے کہ مسلمان خواتین بھی اپنے مقام کو نہیں سمجھ رہیں۔ کچھ عرصہ ہوا نیویارک میں ایک خاتون نے نماز جمعہ پڑھائی۔ آخر یہ سب کچھ کیسے اور کیوں ہو رہا ہے۔ دراصل بات یہ ہے کہ یہ مغربی معاشرہ چاہتا ہے کہ مسلمان خواتین بھی انہی کی طرح ہوجائیں اور یہ مسلمان جو آئے دن یہ ڈھول بجاتے رہتے ہیں کہ ہمارا دین افضل ہے یہ جھنجھٹ ہی ختم ہوجائے۔ نہ رہے گا بانس اور نہ بجے گی بانسری۔ وہ چاہتے ہیں کہ ایک دفعہ ہم مسلمان خواتین کو اپنے جیسا کر لیں تو ان کی اگلی نسلیں خودبخود تباہ ہوجائیں گی اور ان کا رنگ اختیار کر لیں گی۔

بعض انٹرفیتھ میٹنگ میں مسلمانوں کی طرف سے خواتین نمائندگی کر رہی ہوتی ہیں(تقریر وغیرہ) جب کہ اسی گروپ کے مسلمان مرد خاموشی سے بیٹھے ہوتے ہیں۔ خاکسار نے اس قسم کی ایک میٹنگ کا ذکر کیا کہ مجھے ایک سوال کیا گیا کہ آپ مسلمان عورت کو لیڈر شپ کیوں نہیں دیتے۔ میں نے پوچھا کس قسم کی لیڈر شپ؟ کہنے لگی ان کو امام کیوں نہیں بناتے؟میں نے جواب دیا کہ حضرت عیسیٰ نے کس خاتون کو لیڈر بنایا تھا۔ کیا انجیل یا تورات میں کوئی اس قسم کی بات ہے؟ کیا حضرت موسیٰ نے کسی خاتون کو لیڈربنایا تھا؟ اسی طرح ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی کسی خاتون کو امام اور لیڈر نہیں بنایا۔ اس پر وہ کہنے لگیں کہ یہ سب پرانی باتیں ہیں اب زمانہ بہت ترقی کر چکا ہے۔

میں نے کہا آپ جو چاہیں کریں۔ آپ کی تعلیمات میں سے بہت سی تعلیمات بگڑ چکی ہیں مگر اسلامی تعلیمات قیامت تک وہی رہیں گی۔ آخر میں خاکسار نے اللہ تعالیٰ سے محبت اور اس کو ہر شئے پر مقدم رکھنے کے بارے میں تلقین کی اور حضرت مسیح موعودؑ کا یہ حوالہ لکھا:

"ہمارا بہشت ہمارا خدا ہے" اور یہ کہ "غیر قوموں کی تقلید نہ کرو" (کشتی نوح)

بقیہ ان شاء اللہ (بدھ)

بقیہ: خدام الاحمدیہ گھانا کا انتخاب..... از صفحہ 11

سابق امیر جماعت گھانا) کے دور کے اختتام پر ان کو ایک پراجیکٹ شروع کرنے کی دعوت دی گئی تھی۔ چنانچہ نئے اراکین عاملہ خدام نے چارج سنبھال لیا اور بغیر کسی سوال و جواب اور تردد کے من و عن اطاعت کا مظاہرہ کیا اور یہ نہ جانتے ہوئے کہ وسائل کہاں سے آنے والے ہیں اللہ تعالیٰ پر یقین اور بھروسہ کے ساتھ اس منصوبے کو جاری رکھنے پر اتفاق کیا۔اور بالآخر ایوان خدمت کا منصوبہ مکمل کر کے چھوڑا۔

آپ نے اس موقع پر اراکین عاملہ کو نماز باجماعت کی پابندی کو یقینی بنانے کی توجہ دلائی۔ مجلس شوریٰ کے ارکان نے عزیزم حنیف بپیوا کو منتخب کیا ہے اور جس لیڈر کا انتخاب کیا گیا وہ اس خدمت کے قابل تھے اسی وجہ سے اللہ نے ممبران کے دلوں سے اس قائد کا انتخاب کروایا جو اب ہمارے درمیان موجود ہیں۔ بعدہ آپ نے مجلس خدام الاحمدیہ گھانا سے ایک نئی گاڑی خریدنے کی اپیل کی کیونکہ اس سے قبل دوسری ذیلی تنظیمیں انصار اللہ اور لجنہ اماء اللہ تنظیمی امور کے لئے نئی گاڑیاں خرید چکی ہیں۔ نیز مجلس خدام الاحمدیہ سے یہ بھی درخواست کی وہ مقبرہ موصیان کاسوا Kasoa سینٹرل ریجن کی حالت کو مزید بہتر بنانے کی ذمہ داری اٹھائیں۔ اس سلسلہ میں آپ نے سلسلہ احمدیہ کے اعلیٰ معیار کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بہشتی مقبرہ ربوہ و قادیان کا حوالہ دیا کہ مجلس خدام الاحمدیہ مقبرہ موصیان گھانا کے لئے وہ معیار برقرار رکھنے کی کوشش کرے۔

سابق صدر خدام الاحمدیہ گھانا جناب ناصر احمد بونسو

رخصت ہونے والے صدر مکرم ناصر احمد بونسو نے آمد پر اپنی لکھی ہوئی تقریر کے بعد گزشتہ چھ سالوں کی خدام الاحمدیہ گھانا کی چند جھلکیاں خود پیش کیں جس میں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا کہ انہوں نے ہنگامی حالات کے باوجود اس تقریب میں شرکت کی۔ انہوں نے صدر خدام الاحمدیہ کے اعلیٰ عہدے پر خدمات انجام دینے کا موقع ملنے پر مجلس خدام الاحمدیہ کا شکریہ ادا کیا۔ آپ نے نومبر 2016ء میں اس وقت کے صدر مکرم عبدالنور وہاب سے چارج لیا تھا اور یہ سفر اتنا خوشگوار نہیں تھا جتنا لگتا ہے تاہم اللہ تعالیٰ کا فضل شامل حال رہا۔

بعدہ مکرم ناصر بونسو صاحب نے اپنے 6 سالہ دور میں خدام الاحمدیہ کی سرگرمیوں ترقیات نیز نئی تعمیرات، مساجد کی تعمیرات اور اپنے ملک گیر دورہ کے بارہ میں خدام کو آگاہ کیا۔ اسی طرح مجلس خدام الاحمدیہ گھانا کی مختصر تاریخ کی تکمیل، غیر ملکی اجتماع میں شرکت جن میں نائیجیریا، بورکینا فاسو، آئیوری کوسٹ، مالی، یوگنڈا اور تنزانیہ کے اجتماعات شامل ہیں، کا ذکر کیا۔ آپ کو دو مرتبہ جلسہ سالانہ یوکے میں شمولیت کی بھی سعادت ملی۔ اور MTA کے پروگراموں میں لندن سے شامل ہوئے۔

اپنے دورہ صدارت میں مجلس خدام الاحمدیہ کی مجلس شوریٰ کے اجلاسات میں باقاعدگی پیدا کی۔ خدام و اطفال کو حضور انور اید اللہ تعالیٰ کی خدمت میں باقاعدہ خط لکھنے کی ترغیب دلانے کی ایک مہم چلائی جس کا بہت فائدہ ہوا۔ جنوری 2022ء تک 343 اطفال الاحمدیہ نے حضورانورایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں خطوط لکھے۔ اسی طرح MKA-MTA گھانا کے پروگرام کے تحت مجلس کی طرف سے 4 پروگرام متعارف اور تیار کروائے گئے، جن میں شادی بیاہ ٹاک شو، مسیح موعود، ایک کوئیز پروگرام اور ہماری تعلیمات شامل ہیں۔

"Marriage Discourse", "Mmereyimu Messiah", "A Quiz Programme" 'Our teachings"

سابق و نو منتخب مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ گھانا،مکرم امیر و مشنری انچارج گھانا

گزشتہ چھ سال میں مجلس خدام گھانا نے ملک کے شمالی حصوں میں نئے تبدیل شدہ ریجنز میں GHS 234,000.00 کی لاگت سے 13 پروٹوٹائپ مساجد کی تعمیر کے لیے مالی اعانت فراہم کی، جو اس وقت کے 39,000 برطانوی پاؤنڈ سٹرلنگ کے مساوی ہے۔ اسی طرح مجلس نے ایک نئی ٹویوٹا ہائی ایس منی بس کا عطیہ کیا۔

اسی طرح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی منظوری سے "ایوان خدمت" کے نام سے احمدیہ مسلم مشن ہیڈ کوارٹر اکرا میں ایک خدام الاحمدیہ گیسٹ ہاؤس و سیکرٹریٹ بھی تعمیر کیا گیا جس پر لاکھوں گھانین Cedis سیڈیز کی لاگت آئی۔ مجلس خدام الاحمدیہ گھانا نے اس کی تعمیر میں بڑھ چڑھ کر مالی قربانی پیش کی۔ اس ایوان خدمت کا افتتاح 8/اپریل 2018ء میں مکرم امیر صاحب گھانا نے کیا تھا۔

اس وقت خدام الاحمدیہ گھانا 15,000,000 گھانا سیڈیز (اس وقت کے$350,000) کی کثیر مالی قربانی کرنے میں کامیاب ہوئے ہیں۔ اس عمارت کی تعمیر کا آغاز 25/اگست 2015 کو وقار عمل کے ذریعہ ہوا جس میں امیر صاحب گھانا اور خدام کے ایک گروپ نے حصہ لیا۔ سیدناحضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ نے دعا کردہ ایک اینٹ تبرکاً گھانا بھجوائی جسے ایوان خدمت کی عمارت کے سنگ بنیاد میں مکرم مرزا محمود احمد صاحب، مرکزی آڈیٹر لندن نے 23/اکتوبر 2015ء میں رکھا چنانچہ مجلس خدام الاحمدیہ نے قلیل مدت میں ایک خوبصورت تین منزلہ عمارت کھڑی کر دی۔

مکرم ناصر بونسو صاحب نے بتایا کہ گزشتہ چھ سالوں(2016ء تا 2022ء) میں گھانا کے 35 ریجن تھے جن میں صدرخدام اور ان کے عاملہ اراکین نے تمام ریجنوں کا دورہ کیا نیز بعض علاقوں میں ضلعی سرکٹ اور مجالس کی سطح پر بھی دورے کئے گئے اور خدام کے اجتماعات، اجلاسات، علمی و ورزشی مقابلہ جات نیز دیگر خدمت خلق، تبلیغی مارچ، تعلیمی اداروں میں کتب سلسلہ کے اسٹالز اور تبلیغی پروگراموں میں شرکت کی گئی۔ علاوہ ازیں انفرادی سطح پر بھی خدام سے رابطے کئے گئے۔ ان دورں کے دوران خدام کے تقریباً ہر سرکٹ (زون) کا دورہ کیا گیا اور ہزاروں کلومیٹر کا فاصلہ طے کیا گیا۔

آخر میں مکرم امیر صاحب نے اپنے اختتامی کلمات میں مجلس خدام الاحمدیہ گھانا کی خدمات کو پھر سراہا اور نئے نیشنل صدر خدام الاحمدیہ کی کامیابی کے لئے دعا کی درخواست کہ اللہ تعالیٰ انہیں خدام کی قیادت کرنے کی بھرپور انداز میں توفیق عطا فرمائے۔ دعا کے بعد یہ پروقار تقریب سہ پہر1:35 پر اختتام پذیر ہوئی۔جو مکرم امیر صاحب گھانا نے کروائی۔بعدہ طعام و ریفریشمنٹ سے تواضع کی گئی۔

بقیہ: مولانا جلال الدین رومیؒ از صفحہ 08

جاتے۔مسلمان ان کوہٹاتے مگر وہ باز نہیں آتے۔فساد کا اندیشہ ہوا۔جب یہ خبر معین الدین پروانہ کے حاکم کو پہنچی تو اس نے راہبوں اور قسیسوں سے پوچھا کہ تمہیں اس امر سے کیا تعلق ہے؟ انہوں نے کہا کہ ہم نے انبیاء سابقین کی حقیقت کو ان کے بیان سے ہی سمجھا ہے۔وہ لوگ اسی طرح تابوت کے ساتھ رہے۔ہجوم کی حالت یہ رہی کہ تابوت صبح سویرے مدرسہ سے روانہ ہوا تھا۔اور شام کے قریب قبرستان پہنچا۔ آخر بوقت شب یہ آفتاب فقر و تصوف دیدۂ ظاہر سے نہاں ہو گیا۔انا للہ وانا الیہ راجعون

(مضمون کی تیاری میں انٹرنیٹ کے علاوہ سید ابو الحسن علی ندوی کی کتاب مولانا جلال الدین رومیؒ سے استفادہ کیا گیا ہے)

درثمین احمد۔ جرمنی

مولانا جلال الدین رومیؒ

تاریخِ اسلام کی وہ عظیم شخصیات جنہوں نے علم و فضل اور زہدو تقوی میں کمال حاصل کیا اورامتِ مسلمہ کے لیے مفید عملی اورروحانی خدمات سر انجام دیں صدیاں گزر جانے کے بعد بھی ان کی خدمات یاد رکھی جاتی ہیں اور ان کے علمی نوادارت سے آج بھی لوگ فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ انہی شخصیات میں ایک نام مولاناجلال الدین رومی رحمۃ اللہ علیہ کا بھی ہے جو ساتویں صدی ہجری کے آغاز میں پیدا ہوئے۔ علومِ دینیہ اور تصوف میں نام کمایا۔ تصنیف و تالیف کے ساتھ شاعری کا شغف بھی رہا اور گزشتہ سات صدیوں سے امتِ مسلمہ آپ کے علمی فیوض سے مستفیض ہو رہی ہے۔

خاندانی تعارف

مولانا جلال الدین رومی رحمۃ اللہ علیہ کا اصل نام محمد بن حسین بلخی ہے۔ جلال الدین آپؒ کا لقب ہے اورآپؒ مولانا روم کے نام سے مشہور ہوئے۔ آپ کی ولادت 6/ربیع الاول 604ہجری بمطابق 30/ستمبر 1207 عیسوی کو بَلْخ میں ہوئی۔ آپؒ کا سلسلۂ نسب امیرالمؤمنین حضرت سیّدنا صدیقِ اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملتا ہے۔

(نفحاتُ الانس صفحہ 484 الجواہرالمضیہ جلد 2 صفحہ 124)

ماں کی جانب سے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے۔ بعض نے آپؒ کے دادا کا نام بھی محمد لکھا ہے اس طرح حسین آپؒ کے پردادا کا نام بنتا ہے لیکن صحیح یہی ہے کہ حسین آپؒ کے دادا کانام تھا۔ آپؒ کی دادی ملکۂ جہاں شاہانِ خوارزم کے خاندان سے تھیں۔ آپؒ کے والد کا نام محمد اور لقب بہاؤالدین ولدؒ تھا جو بڑے صاحبِ علم و فضل بزرگ تھے۔ بہاؤ الدین ولدؒ تمام علوم میں کامل و ماہر تھے۔ آپؒ کے علم و فضل کی کیفیت یہ تھی کہ اقصائے خراسان سے مشکل فتوے آپؒ ہی کے پاس آتے تھے۔ مجلس کا طریق بادشاہوں کا ساتھا۔ سلطان العلماء کا خطاب بھی تھا۔ معمول تھا کہ صبح سے دوپہر تک درس عام ہوتا ظہر کے بعد اپنے خاص اصحاب کے حلقے میں حقائق و معارف بیان فرماتے۔ دو شنبہ اور جمعہ کو عام وعظ فرماتے۔ ہیبت نمایاں رہتی اور ہمیشہ متفکر معلوم ہوتے۔ یہ دور محمد خوارزم شاہ کا تھا۔

خواجہ فرید الدین عطارؒ سے آپ کی ملاقات

حضرت بہاؤ الدین ولدؒ نے 610 ہجری میں نیشا پور کا سفر اختیار کیا تو اس وقت مولانا رومیؒ کی عمر صرف چھ برس تھی اور بچپن سے ہی آپؒ پر سعادت مندی کے آثار نمایاں تھے۔ نیشا پور میں بہاؤ الدین ولدؒ کی ملاقات خواجہ فرید الدین عطار رحمۃ اللہ علیہ سے ہوئی۔خواجہ صاحبؒ نے جب مولانا رومیؒ کو دیکھا تو بہاؤ الدین ولدؒ سے فرمایا: ”اس کی قابلیت سے غافل نہ ہونا“ اور اپنی مثنوی ”اسرار نامہ“مولانا کو پڑھنے کے لیے عنایت کی۔ یہ دور قتل و غارت گری کا دور تھا۔آپؒ ابھی گیارہ برس کے ہی تھے تا تاریوں کا فتنہ شروع ہواجس میں ایک اندازے کے مطابق نوے لاکھ آدمیوں کا قتل عام ہوا۔ اس دور میں حضرت شیخ شہاب الدین سہروردیؒ،حضرت خواجہ فرید الدین عطارؒ، حضرت شیخ محی الدین عربیؒ اور حضرت بو علی قلندرؒ جیسے نابغہ روزگار اولیا اللہ پیدا ہوئے۔

ابتدائی تعلیم

مولانا رومیؒ نے ابتدائی تعلیم اپنے والدِ گرامی بہاؤ الدین ولدؒ سے ہی حاصل کی پھر اپنے والد کے ساتھ بغداد تشریف لے گئے یہاں قیام کے دوران فقہ اَربعہ کی ترویج و اشاعت کے لئے قائم مدرسہ مُستنصریہ میں آپ کی علمی نشو و نما ہوئی۔

(البدایۃ والنہایۃ جلد9صفحہ 41 الجواہر المضیہ جلد2صفحہ 124)

والد محترم نے اپنے مرید سید برہان الدینؒ کو آپؒ کا معلم اوراتالیق مقرر کیا تھا جو محقق ترمذی شریف بھی ہیں۔ بیشترعلوم آپؒ نے انہی سے حاصل کیے۔ عملی زندگی میں جب والدِ گرامی سلجوقی شہزادے علاؤ الدین کیقباد کی درخواست پر جنوبی ترکی کے قدیم شہر قونیہ میں مستقل طور پر مقیم ہوگئے تو آپؒ نے بھی یہیں مستقل رہائش اختیار کرلی، والدِ ماجد کے وصال کے بعد آپؒ قونیہ کے مدارس میں تدریس فرماتے رہے۔

حالات زندگی

مولانا رومیؒ کی شادی اٹھارہ سال کی عمر میں گوہر خاتون سے ہوئی جو کہ سمر قند کے ایک با اثر شخص کی بیٹی تھی۔ ان سے آپؒ کے دو بیٹے تولد ہوئے۔ جیسا کہ پہلے ذکر ہوچکا ہے کہ آپؒ اپنے والد کی ہمراہی میں628 ہجری قونیہ تشریف لے گئے تھے۔ والد محترم کی رحلت کے بعد 630 ہجری میں مزید تکمیل علوم و اکتساب فیض کے لئے شام کا سفر اختیار کیا اور حلب کے مدرسہ حلاویہ میں رہ کر مولانا کمال الدین سے علم حاصل کیا۔ مولانا اپنے دور کے اکابر علماء میں سے تھے۔ فقہ اور مذاہب کے بہت بڑے عالم تھے لیکن آپؒ کی شہرت ایک صوفی شاعر کی حیثیت سے ہوئی۔ دیگرعلوم میں بھی آپؒ کو پوری دسترس حاصل تھی۔ دوران طالب علمی میں ہی پیچیدہ مسائل میں علمائے وقت مولانا کی طرف رجوع کرتے تھے۔ مولانا محمد جلال الدین رومیؒ کی خدمت میں بیشمار علماء دین اور طلبا حاضر ہوتے اور آپؒ سے علمی مسائل دریافت فرماتے تھے۔ شمس تبریز مولانا کے پیر و مرشد تھے۔آپؒ نے قونیہ میں ایک جامع مسجد کی بنیاد رکھی۔ آپؒ جب تقریر شروع کرتے تھے تو ہزروں لوگوں کا مجمع جمع ہو جاتا تھا۔ لوگ آپؒ کی تقاریر کو تحریر کرتے اور اس کی کتابت کرواتے آپؒ کی مسجد کی ایک خاصیت اس مسجد سے ملحق مکتب تھا جہاں بیشمار علمی کتابیں موجود تھیں۔ آپؒ کے مکتب میں روزانہ بیشمار کتب آتیں اور بیشمار کتب علمائے کرام لیکر بھی جاتے تھے۔

شمس تبریزؒ

آپؒ بچپن ہی سے اعلی استعداد اور جذبہ محبت کے حامل تھے۔مناقب العارفین میں خود آپ ہی کی زبانی منقول ہے کہ ابھی سن بلوغ کو بھی نہیں پہنچے تھے کہ نبی کریم ﷺ کے عشق میں تیس تیس چالیس چالیس دن تک غذاء کی خواہش نہیں ہوتی تھی۔علوم ظاہری سے فارغ ہونے کے بعد آپؒ شیخ ابو بکر سلہ باف کے مرید ہوئے۔ بعض روایتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ شیخ زین الدین سنجاسیؒ کے مرید تھے۔بعض روایتوں میں دوسرے نام لئے گئے ہیں۔جب آپؒ کو اس طرح سیری نہ ہوئی تو آپؒ اطراف عالم میں مردان خدا کی تلاش میں پھرنے لگے۔یہ سفر اس طرح کرتے تھے کہ لوگ آپؒ کی ولایت و کمال سے واقف نہ ہوتے تھے۔نمدسیاہ پہنتے اور جہاں جاتے سرائے میں قیام کرتے۔دروازے میں قیمتی قفل لگا دیتے تھے تاکہ لوگ سمجھیں کہ کوئی بڑا تاجر ہے۔مگر اندر سوائے بورے کے کچھ نہ ہوتا تھا۔کثرت اسفار کی وجہ سے لوگ آپؒ کو شمس پرندہ کہنے لگے۔تبریز، بغداد، اردن، روم، قیصر، دمشق کا سفر

فرمایا۔معاش کا یہ طریقہ تھا کہ ازار بن لیا کرتے تھے اور اسی کو بیچ کر کام چلاتے تھے۔غذا کی کیفیت یہ تھی کہ دمشق میں ایک سال رہے، ہفتہ میں ایک پیالہ سری کا شوربہ وہ بھی بنا روغن پی لیا کرتے تھے۔کسی کو اپنی صحبت کا متحمل نہیں پاتے تھے۔ اور دعا کرتے خدایا کوئی رفیق ایسا عطا کر جو میری صحبت کا متحمل ہو۔

مولانا کی ملاقات اور تغیر عظیم

آپؒ کے شیخ نے آپ سے فرمایا کہ روم جاؤ وہاں ایک دل سوختہ ہے اسے روشن کر آؤ۔ 22/جمادی الآخر 642 ہجری کو قونیہ پہنچے شکر فروش کے یہاں قیام کیا۔ایک روز دیکھا کہ مولاناؒ سوار چلے آ رہے ہیں اور لوگ گرد وپیش استفادہ کر رہے ہیں۔ شمسؒ نے آگے بڑھ کر پوچھا کہ ریاضت و علوم کی غرض کیا ہے؟ مولاناؒ نے کہا آداب و شریعت کا جاننا! شمسؒ نے کہا کہ نہیں بلکہ غرض یہ کہ معلوم تک رسائی ہو جائے۔مولاناؒ حضرت شمسؒ کو لے کر اپنے مقام پر آئے اور بقول افلاکی چالیس روز تک حضرت شمسؒ کے ساتھ ایک حجرے میں رہے جس میں کوئی داخل نہیں ہو سکتا تھا۔سپہ سالار نے لکھا ہے کہ چھ مہینہ تک صلاح الدین زرکوب کے حجرے میں دونوں بزرگ عزلت نشیں رہے۔ سوائے شیخ صلاح الدین کے کسی کی مجال نہ تھی کہ کمرے میں داخل ہو جائے۔ شمسؒ کی ملاقات نے مولاناؒ کو نئی روح عطا کی۔ نتیجہ یہ ہوا کہ شمسؒ کی ملاقات کے بعد مولاناؒ نے درس و تدریس، وعظ گوئی سب یک قلم ترک کر دی۔

شورش عام

مولانا ہر بات میں اس طرح حضرت شمسؒ کی پیروی کرنے لگے کہ تمام تعلقات منقطع ہونے لگے، تو یہ امر مولانا کے شاگردوں اور مریدوں پر سخت شاق گزرا۔ ایک شورش کی کیفیت سی پیدا ہوگئی۔ایک برہمی کے ساتھ گو نہ حیرت بھی شامل تھی۔ شمسؒ کے حالات سے لوگ واقف نہ تھے۔مریدوں کا خیال تھا کہ ہم نے عمریں مولانا کی خدمت میں گزاری ہیں۔مولانا کی کرامتوں کو دیکھا تمام اطراف و کناف میں آپ کی شہرت کا باعث ہوئے۔اب ایک بے نام و نسب شخص آیا اور مولاناؒ کو سب سے الگ کر لیا۔ آپ کی صورت تک دیکھنا نصیب نہیں ہوتی۔ درس و تدریس وعظ و نصیحت سب بند ہو گئی۔ ضرور یہ کوئی مکار یا ساحر شخص ہے، ورنہ اس کی کیا ہستی ہے کہ ایک پہاڑ کو تنکے کی طرح بہا لے جائے۔غرض سب کے سب شمس کے دشمن ہو گئے۔مولاناؒ کے سامنے کچھ نہ کہہ سکتے تھے۔ادھر ادھر ٹل جاتے تو برا بھلا کہتے اور دن رات اسی فکر میں غلطاں و پیچاں رہتے کہ کسی طرح حضرت شمسؒ کو وہاں سے نکالیں کہ پھر حسب سابق مولانا کی صحبت سے فیضیاب ہو سکیں۔

شمسؒ کی غیبت

شمس الدینؒ ان لوگوں کی گستاخیوں پر تحمل کا مظاہرہ کرتے رہے اور سمجھتے رہے کہ مولانا کی وفورِ عقیدت کی وجہ سے یہ لوگ

اس طرح آزردہ ہیں۔مگر جب معاملہ حد سے تجاوز کر گیا اور آپ نے سمجھ لیا کہ اب انجام اس کا فتنہ اور فساد پر ہو گا تو آپؒ ایک دن خاموشی کے ساتھ قونیہ سے نکل گئے۔ افلاکی نے اس غیبت اول کی تاریخ یکم شوال 643 ہجری دی ہے۔اس طرح بار اول قونیہ میں آپؒ کا قیام سوا برس رہا۔شمسؒ کی جدائی مولانا پر بہت شاق گزری۔ مریدوں نے جو کچھ سوچا تھا اس کے برعکس واقع ہوا۔ اس کے بجائے کہ شمسؒ کے چلے جانے کے بعد مولانا ان لوگوں کی طرف متوجہ ہوتے لیکن جو کچھ توجہ تھی وہ بھی جاتی رہی اور ان ناقصوں کی وجہ سے اصحاب صدق و وفا بھی مولانا کی صحبت سے محروم ہو گئے۔

مولاناؒ کی بیقراری اور شمسؒ کی واپسی

بقول سپہ سالار انقطاع کلّی کی یہ حالت اس وقت تک قائم رہی کہ دمشق سے اچانک شمس الدینؒ کا خط مولانا کے نام آیا۔ اس خط کے پانے کے بعد مولانا کی کچھ حالت بدلی اور شمس کے شوق و عشق میں سماع کی جانب متوجہ ہوئے اور جن لوگوں نے حضرت شمسؒ کے خلاف حرکات میں شرکت نہیں کی تھی ان پر حسب سابق عنایت فرمانے لگے۔اس عرصہ میں مولانا نے حضرت شمسؒ کی خدمت میں چار منظوم خط لکھے۔ جس میں اپنی کیفیت اور اشتیاق ملاقات کی بیتابی کا ذکر کیا ہے۔اسی اثناء میں شورش کچھ کم ہو گئی اور لوگوں نے شمسؒ کی مخالفت ترک کر دی اور مولانا نے شمسؒ کو واپس بلانے کی تدبیر کی۔ صاحبزادے سلطان ولد سے فرمایا کہ تم میری طرف سے اس شاہ مقبول کی طرف جاؤ اور یہ لے جا کر ان کے قدموں پر نثار کر دو اور میری جانب سے کہو کہ جن مریدوں نے گستاخی کی تھی وہ صدق دل سے توبہ کرتے ہیں اور التجا کرتے ہیں کہ جو خطائیں ہوئی ہیں درگزر فرمائیں اور اس جانب قدم رنجہ فرمائیں۔ان کے ہاتھ جو نیاز نامہ بھیجا ان میں مفارقت سے اپنی حالت بیان کرتے ہیں۔ پھر سلطان ولد حضرت کو عزت و احترام شاہانہ کے ساتھ واپس قونیہ لے آئے۔

مثنوی روم کی تحریک

مثنوی کی تصنیف اسی زمانے کا کارنامہ ہے۔اس میں حضرت حسام الدین کی تحریک کو بہت بڑا دخل ہے۔بلکہ یہ کہنا کچھ بجا نہ ہو گا کہ مثنوی کا وجود میں آنا آپ ہی کی وجہ سے تھا۔ فروز انفر نے لکھا ہے کہ مثنوی کی تالیف چلپی حسام الدین کی طلب و فرمائش کا نتیجہ ہے۔چلپی دیکھتے تھے کہ مولانا کے احباب شیخ عطار و سنائی کے تصنیفات و کلام کے مطالع میں مصروف رہتے ہیں۔ مولانا کی غزلیات کا اگر چہ بڑا ذخیرہ ہے مگر اس میں حقائق و تصوف و دقائق سلوک سے زیادہ مولانا کی گرمِ طبع و جوشِ عشق ہے۔وہ موقع کے منتظر تھے۔ایک رات مولانا کو تنہا دیکھ کر انہوں نے عرض کیا کہ کوئی کتاب حدیقہ سنائی و منطق الطیر کے طرز پر لکھی جائے۔ مولانا نے سنتے ہی اپنے عمامہ میں سے ایک کاغذ نکالا جس میں 18 شعر لکھے تھے۔پہلا شعر وہ جس کو مثنوی کا آغاز اور مطالع بنا نصیب ہوا۔پس یہ مثنوی کی تالیف کا آغاز تھا۔

مثنوی کا اثر

مثنوی نے عالم اسلام کے افکار و ادبیات پر بہت گہرا اثر ڈالا۔ اسلامی ادب میں ایسی شاذ و نادر کتابیں ملیں گی جنہوں نے عالم اسلام کے اتنے وسیع حلقہ کو اتنی طویل مدت تک متاثر رکھا ہے۔ چھ صدیوں سے دنیائے اسلام کے مسلسل ادبی علمی اور عقلی حلقے اس کے نغمات سے گونج رہے ہیں اور دماغ کو نئی روشنی دلوں کو نئی حرارت بخش رہی ہے۔ اس سے ہر دور میں شاعروں نے نئے مضامین نئی زبان نیا اسلوب نکالا ہے اور وہ ان کے قوائے فکر اور ادبی صلاحیتوں کو ابھارتی رہی۔ معلّمین و متکلمین کو اپنے زمانہ کے سوالات و شبہات کو حل کرنے کے لئے اس سے نئے نئے مسائل اور دلائل دلنشین مثالیں اور جواب کی نئی راہیں ملتی رہیں۔اس لئے ہر دور کے اہل محبت اور اہل معرفت نے اس کو شمعِ محفل اور ترجمان دل بنا کر رکھا۔

اخلاق و خصوصیات

مولانا شبلی مرحوم سوانح مولانا روم میں لکھتے ہیں"مولاناؒ جب تک تصوف کے دائرے میں نہیں آئے آپؒ کی زندگی عالمانہ جاہ و جلال کی ایک شان رکھتی تھی۔ان کی سواری جب نکلتی تھی تو علماء اور طلباء بلکہ امراء کا ایک بڑا گروہ رکاب میں ہوتا تھا۔سلاطین و امراء کے دربار سے بھی ان کو تعلق تھا۔لیکن سلوک میں داخل ہونے کے ساتھ ساتھ یہ حالت بدل گئی۔درس و تدریس، افتاء و افادہ کا سلسلہ اب بھی جاری تھا لیکن وہ پچھلی زندگی کی ایک محض یادگار تھی ورنہ زیادہ تر محبت و معرفت کے نشہ میں سرشار رہتے تھے۔"

ریاضت و مجاہدہ

ریاضت و مجاہدہ حد سے بڑھا ہوا تھا۔سپہ سالار برسوں ساتھ رہے ہیں۔ان کا بیان ہے کہ میں نے ان کو کبھی شب خوابی کے لباس میں نہیں دیکھا۔بچھونا اور تکیہ بالکل نہیں ہوتا تھا۔قصداً لیٹتے نہیں تھے۔نیند غالب ہوتی تو بیٹھے بیٹھے سو جاتے۔ روزہ اکثر رکھتے تھے اور کئی کئی روز مسلسل کچھ نہ کھاتے تھے۔

نماز کی کیفیت

نماز کا وقت آتا تو فوراً قبلہ کی طرف مڑ جاتے اور چہرے کا رنگ بدل جاتا۔نماز میں نہایت استغراق ہوتا۔سپہ سالار کہتے ہیں کہ بارہا میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ اول عشا کے وقت سے نیت باندھی اور دو رکعتوں میں صبح ہوگئی۔

زہد و قناعت

مزاج میں انتہائی درجہ کی زہد و قناعت تھی۔تمام سلاطین و امراء نقدی اور ہر قسم کے تحائف بھیجتے تھے لیکن مولاناؒ اپنے پاس کچھ نہیں رکھتے تھے۔جو چیز آتی اسی طرح صلاح الدین زرکوب یا چلپی حسام الدین کے پاس بھجواتے۔ کبھی کبھی ایسا ہوتا کہ گھر میں نہایت تنگی ہوتی اور مولانا کے صاحبزادے سلطان ولد اصرار کرتے تو کچھ رکھ لیتے۔جس دن گھر میں کھانے کا سامان کچھ نہ ہوتا تو بہت خوش ہوتے اور فرماتے کہ ہمارے گھر میں درویشی کی بو آتی ہے۔

فیاضی و ایثار

فیاضی اور ایثار کا یہ حال تھا کہ کوئی سائل سوال کرتا تو جو کچھ ہوتا اتار کر دے دیتے تھے۔

روحانی مکتبہ فکر

ابن بطوطہ نے اپنے سفرنامے میں لکھا ہے کہ ان کے فرقے کے لوگ جلالیہ کہلاتے ہیں۔ چونکہ مولانا کا لقب جلال الدین تھا اس لیے ان کے انتساب کی وجہ سے یہ نام مشہور ہوا ہو گا۔ لیکن آج کل ایشیائے کوچک، شام، مصر اور قسطنطنیہ میں اس فرقے کو لوگ مولویہ کہتے ہیں۔ دوسری جنگ عظیم سے قبل بلقان، افریقہ اور ایشیا میں مولوی طریقت کے پیروکاروں کی تعداد ایک لاکھ سے زائد تھی۔ یہ لوگ نمد کی ٹوپی پہنتے ہیں جس میں جوڑ یا درز نہیں ہوتی، مشائخ اس ٹوپی پر عمامہ باندھتے ہیں۔ خرقہ یا کرتا کی بجائے ایک چنٹ دار پاجامہ ہوتا ہے۔ ذکر و شغل کا یہ طریقہ ہے کہ حلقہ باندھ کر بیٹھتے ہیں۔ ایک شخص کھڑا ہو کر ایک ہاتھ سینے پر اور ایک ہاتھ پھیلائے ہوئے رقص شروع کرتا ہے۔ رقص میں آگے پیچھے بڑھنا یا ہٹنا نہیں ہوتا بلکہ ایک جگہ جم کر متصل چکر لگاتے ہیں۔ سماع کے وقت دف بھی بجاتے ہیں۔

وجہ شہرت

جلال الدین رومیؒ نے 3500 غزلیں 2000 رباعیات اور رزمیہ نظمیں لکھیں۔ مثنوی، فیہ مافیہ اور دیوانِ شمس تبریزآپ کی مشہور تصانیف ہیں جن میں سب سے زیادہ شہرت مثنوی کو حاصل ہوئی جو مثنوی مولانا روم کے نام سے مشہور ہے اور یہی کتاب آپ کی وجہ شہرت بنی۔ آپ کے کلام کا نمونہ پیش خدمت ہے

باقی ایں گفتہ آید بے زباں
در دل ہر کس کہ دارد نورِ جاں

ترجمہ: جس شخص کی جان میں نورہو گا اس مثنوی کا بقیہ حصہ اس کے دل میں خودبخود اتر جائے گا۔

فیہ ما فیہ مولانا کی فارسی نثر میں لکھی ہوئی کتاب ہے جو 72 مقالات پر مشتمل ہے۔ فارسی ادب میں ساتویں صدی ہجری کی شاہکار کتاب تصور کی جاتی ہے۔ اس کتاب کاانگریزی ترجمہ آرتھر جان اربری نے 1961ء میں کیا۔ دیوانِ شمس تبریز جسے دیوانِ کبیر کے نام سے بھی جانا جاتا ہے۔مولانا رومیؒ کا شعری دیوان ہے جسے مولانا نے اپنے شیخ کامل شمس تبریزرحمۃ اللہ علیہ کی عقیدت میں ان کو خراجِ تحسین پیش کرنے کے لیے مرتب کیا۔مثنوی آپ کی وہ کتاب ہے جسے قبولِ عام حاصل ہوا۔ علماء، صوفیا، تاریخ اسلامی سے دلچسپی رکھنے والے محققین اور ادیب اس کتاب کی تعریف میں رطب اللسان ہیں۔ مولانا عبد الرحمٰن جامی رحمۃاللہ علیہ نے آپؒ کی اس کتاب کوان الفاظ میں خراجِ عقیدت پیش کیا ہے "مثنویٔ مولوی معنوی ہست قرآں در زبان پہلوی" (یعنی مولانا رومی کی (کتاب) مثنوی معنوی فارسی زبان میں قرآن ہے۔)مولانارومی رحمۃاللہ علیہ نے مثنوی میں وہ اسرارو رموز اور حقائق بیان کیے ہیں جس سے ہر زمانے کے علماء نے استفادہ کیا ہے۔ آپؒ نے حکایات و واقعات کے آسان پیرائے میں معارف کا وہ مفہوم بیان کیا ہے جو آسانی سے دل میں اتر جاتا ہے۔یہی وجہ ہے کہ علما و صوفیا نے اس کتاب کا مطالعہ کیا ہے اور باقاعدگی سے دروسِ مثنوی کا اہتمام کیا ہے۔ یہ کتاب دل کے اندر سوزو گداز اور تڑپ پیدا کردیتی ہے۔ اس کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ مولانا رومیؒ نے خود اس کے متعلق فرمایا ہے کہ میں نے اس میں قرآن کا خلاصہ اور نچوڑ بیان کر دیا ہے۔ چنانچہ آپ لکھتے ہیں:۔

"ما ز قرآں مغز را برداشتیم
پوست را بہرِ خراں بگذاشتیم"

(ہم نے قرآن سے مغز نکال کر پیش کر دیا ہے اور چھلکے کو گدھوں کے لیے چھوڑ دیا ہے۔)

آخری وصیت

مولانا جلال الدین رومیؒ نے آخری وصیت یہ فرمائی " میں تم کو وصیت کرتا ہوں کہ اللہ پاک سےظاہرو باطن میں ڈرتے رہو،کھانا تھوڑا کھاؤ،کم سو، گفتگو کم کرو، گناہ چھوڑ دو، ہمیشہ روزے سے رہو،رات کو قیام کرو، خواہشات کو چھوڑ دو،لوگوں کا ظلم برداشت کرو، کمینوں اور عام لوگوں کی مجلس ترک کردو، نیک بختوں اور بزرگوں کی صحبت میں رہو بہتر وہ شخص ہے جو لوگوں کو فائدہ پہنچائے۔بہتر کلام وہ ہے کہ جو تھوڑا اور بامعنی ہو۔

(نفحات الانس صفحہ 488)

وصال

5 جمادی الثانی کو 572ہجری کو بوقت غروب آفتاب حقائق و معارف بیان فرماتے ہوئے انتقال فرمایا۔انتقال کے وقت مولاناؒ کی عمر 68 سال 3 ماہ تھی۔ آپؒ کے جنازے کو جب باہر لائے تو قیامت کا ازدہام برپا ہو گیا۔ہر قوم و ملت کے لوگ ساتھ تھے۔سب روتے جاتے یہودی اور عیسائی تورات اور انجیل پڑھتے بقیہ صفحہ 6 پر

م م محمود

سو سال قبل کا الفضل

4/ جنوری 1923ء پنج شنبہ (جمعرات) مطابق 17/ جمادی الاول 1341 ہجری

صفحہ اول پر مدینۃ المسیح کی خبروں میں ذکر ہے کہ گزشتہ سال ٹیریٹوریل فورس میں جو پارٹی بعد میں گئی تھی،اب کے پہلے بلائی گئی ہے اور 3/ جنوری کو یہاں سے جانے والے احباب روانہ ہو گئے ہیں جن میں صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب بھی ہیں۔

ضمناً تحریر ہے کہ 1920ء میں انگریز حکومت نے ہندوستان میں ٹیریٹوریل فورس کے نام سے ایک رضاکار فورس تشکیل دی۔جس کا مقصد کسی بھی ایمرجنسی یا جنگ کے وقت ملکی خدمت کے لیے تیار رہنا تھا۔اس فورس کو فوج کی طرف سے باقاعدہ ٹریننگ دی جاتی تھی۔ حضرت مصلح موعودؓ کے ارشاد پر قادیان سے بھی نوجوان اس فورس میں شامل ہوئے۔قادیان سے شاملین افراد کی تعدادایک مکمل کمپنی پر مشتمل تھی۔یہ ٹریننگ جالندھر چھاؤنی میں دی جاتی رہی جو قریباً دو ماہ کی ہوتی تھی۔اس کمپنی کے کمانڈر حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحبؓ تھے جو بعد لفٹیننٹ بنائے گئے۔آپؓ 1939ء تک اس کمپنی کی کمان کرتے رہے۔صوبیدار عبدالمنان صاحب(جوافسر حفاظتِ خاص بھی رہے) کا بیان ہے کہ ”1925ء کے قریب اس کمپنی کا الحاق انبالہ چھاؤنی کی 15پنجاب رجمنٹ سے ہو گیا اور اسے 11/15پنجاب رجمنٹ کا نمبر دیا گیا۔حضرت میاں صاحب جوانوں کی اعلیٰ ٹریننگ اور نشانہ بازی کے مقابلوں میں شرکت کے لیے میرٹھ چھاؤنی تشریف لے جاتے اور ہمیشہ اول آیا کرتے تھے۔اس طرح آپ کی حسنِ تربیت کا یہ نتیجہ تھا کہ احمدیہ ٹیریٹوریل کمپنی نے بٹالین اور بریگیڈ کی سالانہ کھیلوں کے مقابلہ میں کثرت سے انعام جیت کر انبالہ چھاؤنی میں ایک ریکارڈ قائم کر دیا تھا۔“

(تعلیم الاسلام میگزین جلد2نمبر3صفحہ 10 سالنامہ 1931ء)

حضرت صاحبزادہ صاحبؓ کے علاوہ سردار نذر حسین صاحب،مرزا گل محمد صاحب،سردار نظام الدین صاحب اور چودھری فضل احمد صاحب افسران میں شامل تھے جن کا اعزازی درجہ سیکنڈ لیفٹیننٹ کا تھا۔

(ماخوذ از الفضل 8/ مارچ 1923ء صفحہ 2، تاریخ احمدیت جلد 4 صفحہ 292، 320)

صفحہ اول پر ہی حضرت مصلح موعودؓ کی تازہ کہی ہوئی ایک نظم شائع ہوئی ہے۔یہ نظم 27/ دسمبر کو حضرت مصلح موعودؓ کے خطاب سے قبل خوش الحانی سے پڑھی گئی۔اس نظم کے چند اشعار ذیل میں درج ہیں:۔

پیٹھ میدانِ وغا میں نہ دکھائے کوئی
منہ پہ یا عشق کا پھر نام نہ لائے کوئی
حسنِ فانی سے نہ دل کاش لگائے کوئی
اپنے ہاتھوں سے نہ خاک اپنی اڑائے کوئی
اپنے کوچہ میں تو کتے بھی ہیں بن جاتے شیر
بات تب ہے کہ مرے سامنے آئے کوئی
ہجر کی آگ کیا کم ہے جلانے کو مرے
غیر سے مل کے مرا دل نہ دکھائے کوئی
قرب اُس کا نہیں پاتا نہیں پاتا محمودؔ
نفس کو خاک میں جب تک نہ ملائے کوئی

صفحہ دوم پر ”نامۂ گولڈ کوسٹ“ کے زیر عنوان حضرت حکیم مولوی فضل الرحمان صاحبؓ کی رپورٹ شائع ہوئی ہے۔مذکورہ رپورٹ میں آپؓ 11/ ستمبر1922ء کے تحت تحریر فرماتے ہیں:۔

”11/ ستمبر کو گورنر صاحب گولڈ کوسٹ(غانا۔ناقل)اس جگہ تشریف لائے۔میں نے ایک ایڈریس خیر مقدم کا تیار کر کے 40نمائندگان کی موجودگی میں جن میں سے 10مختلف جماعتوں کے امراء تھے،پیش کیا۔چونکہ ان ممالک میں اسلام کے متعلق 'ہوسا' لوگوں کی ردی حالت کو دیکھ کر گورنمنٹ کے خیالات سیاسیانہ ہیں۔لہٰذا میں نے ایڈریس میں اپنی جماعت کے قیام کی غرض وغایت اور عقائد کا ذکر اور دیگر لوگوں سے اختلافات بیان کیا۔آخر میں احمدی مبلغین کو بلا روک ٹوک تبلیغ کرنے کی اجازت کے لیے درخواست کی۔عام دربار تھا ہر قسم کے لوگ موجود تھے۔لٹریچر تقسیم کیا گیا۔۔۔

موضع ایکرافول مرکز حلقہ ایکرافول میں تمام احمدیان گولڈ کوسٹ کا جلسہ ہوا۔26امیر مختلف جماعتوں کے نمائندوں کے ساتھ موجود تھے۔حاجی حسن صاحب سینگالیز جو مشن کے اصل محرک ہیں۔۔۔لوگوں کی ضروریاتِ مشن کی طرف توجہ دلائی اور فیصلہ ہوا کہ چندوں کی تحصیل کاکام زور سے کیا جائے اور تین مدرسے حلقہ سرایا میں جلدی کھولے جائیں۔ایام جلسہ میں خوب تبلیغ کا موقع ملا۔“

صفحہ 3 تا11پر ”روئیداد مرکزی جلسہ سالانہ جماعتِ احمدیہ بابت 1922“ کے عنوان سے جلسہ سالانہ کے پہلے دن 26/ دسمبر کی مفصل کارروائی شائع ہوئی ہے۔

اس کارروائی میں ذکر ہے کہ پہلے روزکل 3 تقاریر ہوئیں۔مقررین کے اسماء اور تقاریر کے عناوین ذیل میں درج ہیں۔رپورٹ ھٰذا میں ان تقاریر کاخلاصہ بھی درج کیا گیا ہے۔

1۔حضرت سید محمد سرور شاہ صاحبؓ(نبوت حضرت مسیح موعودؑ)

2۔حضرت حافظ روشن علی صاحبؓ(معیار صداقتِ انبیاء)

3۔حضرت مولوی عمرالدین صاحب شملویؓ (مولی ثناء اللہ امرتسری سے آخری فیصلہ)

جبکہ ان تقاریر کے دوران رپورٹ آمد وخرچ صدر انجمن احمدیہ،رپورٹ صیغہ تعلیم وتربیت اور رپورٹ صیغہ امورِ عامہ بھی پڑھ کر سنائی گئی۔

THE ALFAZL QADIAN
الفضل

صفحہ 11پر اداریہ شائع ہوا ہے جودرج ذیل مختلف موضوعات کا احاطہ کیے ہوئے ہے۔

1۔ٹرکی کے نئے اور پرانے خلیف کے اوصاف 2۔کمالی اور جزیرۃ العرب 3۔رسالہ آخری نبی کا جواب

مذکورہ بالا اخبار کے مفصل مطالعہ کے لیے درج ذیل لنک ملاحظہ فرمائیں۔

https://www.alislam.org/alfazl/rabwah/A19230104.pdf

حصول محبت الٰہی کی دُعا

حضرت عبداللہؓ بن یزید الانصاری کہتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ اپنی دُعاؤں میں (محبتِ الٰہی کی) یہ دُعا بھی پڑھا کرتے تھے:۔

اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنِیْ حُبَّکَ وَحُبَّ مَنْ یَّنْفَعُنِیْ حُبُّهٗ عِنْدَکَ اَللّٰھُمَّ مَا رَزَقْتَنِیْ مِمَّا اُحِبُّ فَاجْعَلْهُ قُوَّةً لِّیْ فِیْمَا تُحِبُّ،وَمَازَوَیْتَ عَنِّیْ مِمَّا اُحِبُّ فَاجْعَلْهُ فَرَاغًا لِّیْ فِیْمَا تُحِبُّ

(ترمذی کتاب الدعوات باب74)

ترجمہ:-اے اللہ! مجھے اپنی محبت عطا کر اور اس کی محبت بھی جس کی محبت مجھے تیرے حضور فائدہ بخشے۔اے اللہ! میری محبوب چیزیں جو تو مجھے عطا کرے ان کو اپنی محبوب چیزوں کی خاطر میرے لئے قوت کا ذریعہ بنا دے اور میری جو پیاری چیزیں تو مجھ سے علیحدہ کر دے ان کے بدلے اپنی پسندیدہ چیزیں مجھے عطا فرمادے۔

(ماخوذ از خزینۃ الدعاء۔علامہ ایچ ایم طارق)

تابش مبشر

حدیث کی تعریف اور اس کی اقسام

حدیث کی تعریف

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے متعلق راویوں کے ذریعے سے جو کچھ ہم تک پہنچا ہے، وہ حدیث کہلاتا ہے۔ حدیث کو بعض دفعہ سنت، خبر اور اثر بھی کہا جاتا ہے۔ کسی حدیث کی اصل عبارت ”متن“ کہلاتی ہے۔ ”متن“ سے پہلے، راویوں کے سلسلے کو ”سند“ کہتے ہیں۔ ”سند“ کا کوئی راوی حذف نہ ہو تو وہ ”متصل“ ورنہ ”منقطع“ ہوتی ہے۔

حدیث کی بنیادی اقسام

قولی

وہ حدیث جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان مذکور ہو۔

فعلی

وہ حدیث جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فعل مذکور ہو۔

تقریری

وہ حدیث جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا کسی بات پر خاموش رہنا مذکور ہو۔

شمائل نبوی

وہ احادیث جن میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے عادات و اخلاق یا بدنی اوصاف مذکور ہوں۔

نسبت کے اعتبار سے حدیث کی اقسام

قدسی

اللہ تعالیٰ کا وہ فرمان جسے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ سے روایت کیا ہو، راویوں کے ذریعے سے ہم تک پہنچا ہو اور قرآن مجید میں موجود نہ ہو۔

حدیث قدسی کی ایک اور تعریف

حدیث قدسی وہ حدیث ہے جس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرمائیں: ”اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔“

مرفوع

وہ حدیث جس میں کسی قول، فعل یا تقریر کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب کیا گیا ہو۔

موقوف

وہ حدیث جس میں کسی قول، فعل یا تقریر کو صحابی کی طرف منسوب کیا گیا ہو۔

مقطوع

وہ حدیث جس میں کسی قول یا فعل کو تابعی یا تبع تابعی کی طرف منسوب کیا گیا ہو۔

راویوں کی تعداد کے اعتبار سے حدیث کی اقسام

متواتر

وہ حدیث جس میں تواتر کی چار شرطیں پائی جائیں:

1۔ اسے راویوں کی بڑی تعداد روایت کرے۔

2۔ انسانی عقل و عادت ان کے جھوٹا ہونے کو محال سمجھے۔

3۔ یہ کثرت عہد نبوت سے لے کر صاحب کتاب محدث کے زمانے تک سند کے ہر طبقے میں پائی جائے۔

4۔ حدیث کا تعلق انسانی مشاہدے یا سماعت سے ہو۔

نوٹ: راویوں کی جماعت جس نے ایک استاد یا زیادہ اساتذہ سے حدیث کا سماع کیا ہو، ”طبقہ“ کہلاتی ہے۔

خبر واحد

وہ حدیث جس میں متواتر حدیث کی شرطیں جمع نہ ہوں۔

خبر واحد کی چار قسمیں ہیں

مشہور

وہ حدیث جس کے راویوں کی تعداد ہر طبقے میں دو سے زیادہ ہو مگر یکساں نہ ہو، مثلاً کسی طبقے میں تین، کسی میں چار اور کسی میں پانچ راوی اسے بیان کرتے ہوں۔

مشہور حدیث کی ایک اور تعریف

مشہور حدیث اس حدیث کو کہتے ہیں جسے روایت کرنے والے راوی ہر طبقہ میں کم از کم تین ہوں۔ تین سے زیادہ رواۃ والی حدیث کو بھی مشہور ہی کہتے ہیں جب تک وہ تواتر کی حد کو نہ پہنچے۔

مستفیض

وہ حدیث جس کے راوی ہر طبقے میں دو سے زیادہ اور یکساں تعداد میں ہوں یا سند کے اول و آخر میں ان کی تعداد یکساں ہو۔

عزیز

وہ حدیث جس کے راوی کسی طبقے میں صرف دو ہوں۔

غریب

وہ حدیث جسے بیان کرنے والا کسی زمانے میں صرف ایک راوی ہو۔ اگر وہ صحابی یا تابعی ہے تو اسے ”غریب مطلق“ کہیں گے اور اگر کوئی اور راوی ہے تو اسے ”غریب نسبی“ کہیں گے۔

غریب حدیث کی ایک اور تعریف

غریب حدیث وہ ہوتی ہے جس کی سند کے کسی طقبہ میں صرف ایک راوی رہ جائے۔

قبول وردّ کے اعتبار سے حدیث کی اقسام

مقبول

وہ حدیث جو واجب العمل ہو۔

مردود

وہ حدیث جو مقبول نہ ہو۔

مقبول حدیث کی اقسام و درجات (شرائط قبولیت کے اعتبار سے)

صحیح لذاتہ

وہ حدیث جس میں صحت کی پانچ شرطیں پائی جائیں:

1۔ اس کی سند متصل ہو، یعنی ہر راوی نے اسے اپنے استاد سے اخذ کیا ہو۔

2۔ اس کا ہر راوی عادل ہو، یعنی کبیرہ گناہوں سے بچتا ہو، صغیرہ گناہوں پر اصرار نہ کرتا ہو، شائستہ طبیعت کا مالک اور بااخلاق ہو۔ وہ کامل الضبط ہو، یعنی حدیث کو تحریر یا حافظے کے ذریعے سے کماحقہ محفوظ کرے اور آگے پہنچائے۔

2۔ وہ حدیث شاذ نہ ہو۔

3۔ معلول نہ ہو۔

شاذ اور معلول کی وضاحت آگے آ رہی ہے۔

صحیح لغیرہ

جب حسن حدیث کی ایک سے زائد سندیں ہوں تو وہ حسن کے درجے سے ترقی کر کے صحیح کے درجے تک پہنچ جاتی ہے۔ اسے ”صحیح لغیرہ“ کہتے ہیں کیونکہ وہ اپنے غیر (دوسری سندوں) کی وجہ سے درجہ صحت کو پہنچی۔

حسن لذاتہ

وہ حدیث جس کے بعض راوی صحیح حدیث کے راویوں کی نسبت ”خفیف الضبط“ ”ہلکے ضبط والے“ ہوں، باقی شرطیں وہی ہوں۔

حسن لغیرہ

وہ حدیث جس کی متعدد سندیں ہوں ہر سند میں معمولی ضعف ہو مگر متعدد سندوں سے اس ضعف کی تلافی ہو جائے تو وہ ”حسن لغیرہ“ کے درجہ کو پہنچ جاتی ہے۔

صحیح حدیث کی اقسام و درجات (کتب حدیث میں پائے جانے کے اعتبار سے):

متفق علیہ

وہ حدیث جو صحیح بخاری اور صحیح مسلم دونوں میں پائی جائے ”متفق علیہ“ کہلاتی ہے اور صحت کے سب سے اعلیٰ درجہ پر ہوتی ہے۔

افراد بخاری

ہر وہ حدیث جو صحیح بخاری میں پائی جائے، صحیح مسلم میں نہ پائی جائے۔

افراد مسلم

ہر وہ حدیث جو صحیح مسلم میں پائی جائے، صحیح بخاری میں نہ پائی جائے۔

صحیح علی شرطھما

وہ حدیث جو صحیح بخاری و صحیح مسلم دونوں میں نہ پائی جائے لیکن دونوں ائمہ کی شرائط کے مطابق صحیح ہو۔

صحیح علی شرط البخاری

وہ حدیث جو امام بخاری کی شرائط کے مطابق صحیح ہو مگر صحیح

بخاری میں موجود نہ ہو۔

صحیح علی شرط مسلم

وہ حدیث جو امام مسلم کی شرائط کے مطابق صحیح ہو مگر صحیح مسلم میں موجود نہ ہو۔

صحیح علی شرط غیرھما

وہ حدیث جو امام بخاری و امام مسلم کے علاوہ دیگر محدثین کی شرائط کے مطابق صحیح ہو۔

مردود حدیث کی اقسام انقطاع سند کی وجہ سے:

معلق

وہ حدیث جس کی سند کا ابتدائی حصہ یا ساری سند ہی (عمداً) حذف کر دی گئی ہو۔

معلق کی ایک اور تعریف: معلق روایت اسے کہتے ہیں جس میں مصنف سند کے آغاز سے کچھ راوی ذکر نہ کرے بلکہ سند درمیان سے یا آخر سے بیان کرنا شروع کرے یا دوسرے لفظوں میں جس روایت کی سند کے شروع سے کچھ راویوں کو حذف کر دیا جائے۔

مرسل

وہ حدیث جسے تابعی بلاواسطہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرے۔

مرسل کی ایک اور تعریف: مرسل حدیث اسے کہتے ہیں جس میں تابعی ڈائریکٹ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرے یعنی صحابی کا واسطہ ذکر نہ کرے۔

معضل

وہ حدیث جس کی سند کے درمیان سے دو یا دو سے زیادہ راوی اکٹھے حذف ہوں۔

منقطع

وہ حدیث جس کی سند کے درمیان سے ایک یا ایک سے زائد راوی مختلف مقامات سے حذف ہوں۔

مدلس

وہ حدیث جس کا راوی کسی وجہ سے اپنے استاد یا استاد کے استاد کا نام (یا تعارف) چھپائے لیکن سننے والوں کو یہ تاثر دے کہ میں نے ایسا نہیں کیا، سند متصل ہی ہے، حالانکہ اس سند میں راویوں کی ملاقات اور سماع تو ثابت ہوتا ہے مگر متعلقہ روایت کا سماع نہیں ہوتا۔

مرسل خفی

وہ حدیث جس کا راوی اپنے ایسے ہم عصر سے روایت کرے جس سے اس کی ملاقات ثابت نہ ہو۔

معلول یا معلل

وہ حدیث جو بظاہر ”مقبول“ معلوم ہوتی ہو لیکن اس میں ایسی پوشیدہ علت یا عیب پایا جائے جو اسے ”غیر مقبول“ بنا دے۔ ان عیوب و علل کا پتہ چلانا ماہرین فن ہی کا کام ہے۔ ہر شخص کے بس کی بات نہیں۔

مردود حدیث کی اقسام راوی کے عادل نہ ہونے کی وجہ سے

روایۃ المبتدع

وہ حدیث جس کا راوی بدعت مکفرہ کا قائل و فاعل ہو لیکن اگر راوی کی بدعت، مکفرہ نہ ہو اور وہ عادل و ضابط بھی ہو تو پھر اس کی روایت معتبر ہو گی یاد رہے بدعت مکفرہ (کافر بنانے والی بدعت) سے ارتداد لازم آتا ہے۔

روایۃ الفاسق

وہ حدیث جس کا راوی کبیرہ گناہوں کا مرتکب ہو لیکن حد کفر کو نہ پہنچے۔

متروک

وہ حدیث جس کا راوی عام بول چال میں جھوٹ بولتا ہو اور محدثین نے اس کی روایت کو قبول کرنے سے انکار کر دیا ہو۔

موضوع

وہ حدیث جس کے راوی نے کسی موقع پر حدیث کے معاملہ میں جھوٹ بولا ہو، ایسے راوی کی ہر روایت کو موضوع (من گھڑت) کہتے ہیں۔

مردود حدیث کی اقسام راوی کے ضابط نہ ہونے کی وجہ سے

مصحف

وہ حدیث جس کے کسی لفظ کی ظاہری شکل تو درست ہو مگر نقطوں، حرکات یا سکون وغیرہ کے بدلنے سے اس کا تلفظ بدل گیا ہو۔

مقلوب

وہ حدیث جس کے الفاظ میں راوی کی بھول سے تقدیم و تاخیر واقع ہو گئی ہو یا سند میں ایک راوی کی جگہ دوسرا راوی رکھا گیا ہو۔

مدرج

وہ حدیث جس میں کسی جگہ راوی کا اپنا کلام عمداً یا سہواً درج ہو جائے اور اس پر الفاظ حدیث ہونے کا شبہ ہوتا ہو۔

المزید فی متصل الاسانید

جب دو راوی ایک ہی سند بیان کریں، ان میں ایک ثقہ اور دوسرا زیادہ ثقہ ہو۔ اگر ثقہ راوی اس سند میں ایک راوی کا اضافہ بیان کرے تو اس کی روایت کو ”مزید فی متصل الاسانید“ کہتے ہیں۔

شاذ

وہ حدیث جس کا راوی مقبول (ثقہ یا صدوق) ہو اور بیان حدیث میں اپنے سے زیادہ ثقہ یا اپنے جیسے بہت سے ثقہ راویوں کی مخالفت کرے (شاذ کے بالمقابل حدیث کو محفوظ کہتے ہیں)۔

منکر

وہ حدیث جس کا راوی ضعیف ہو اور بیان حدیث میں ایک یا زیادہ ثقہ راویوں کی مخالفت کرے (منکر کے بالمقابل حدیث کو معروف کہتے ہیں)۔

روایۃ سی الحفظ

وہ حدیث جس کا راوی ”سي الحفظ“، یعنی پیدائشی طور پر کمزور حافظے والا ہو۔

روایۃ کثیر الغفلۃ

وہ حدیث جس کا راوی شدید غفلت یا کثیر غلطیوں کا مرتکب ہو۔

روایۃ فاحش الغلط

وہ حدیث جس کے راوی سے فاش قسم کی غلطیاں سرزد ہوں۔

رویۃ المختلط

وہ حدیث جس کا راوی بڑھاپے یا کسی حادثے کی وجہ سے یادداشت کھو بیٹھے یا اس کی تحریر کردہ احادیث ضائع ہو جائیں۔

مضطرب

وہ حدیث جس کی سند یا متن میں راویوں کا ایسا اختلاف واقع ہو جو حل نہ ہو سکے۔

مردود حدیث کی اقسام راوی کے مجہول ہونے کی وجہ سے

روایۃ مجہول العین

وہ حدیث جس کا راوی ”مجہول العین“ ہو، یعنی اس کے متعلق ائمہ فن کا کوئی ایسا تبصرہ نہ ملتا ہو جس سے اس کے ثقہ یا ضعیف ہونے کا پتہ چل سکے اور اس سے روایت کرنے والا بھی صرف ایک ہی شاگرد ہو جس کے باعث اس کی شخصیت مجہول ٹھہرتی ہو۔

روایۃ مجہول الحال

وہ حدیث جس کا راوی ”مجہول الحال“ ہو، یعنی اس کے متعلق ائمہ فن کا کوئی تبصرہ نہ ملتا ہو اور اس روایت کرنے والے کل دو آدمی ہوں جس کے باعث اس کی شخصیت معلوم اور حالت مجہول ٹھہرتی ہو۔ ایسے راوی کو ”مستور“ بھی کہتے ہیں۔

مبہم

وہ حدیث جس کی سند میں کسی راوی کے نام کی صراحت نہ ہو۔

چند مزید اصطلاحات

عدل

یعنی حدیث کو روایت کرنے والے تمام لوگ دیانت دار اور سچے ہوں، اس کا فیصلہ دیگر ناقدین کے اقوال کو سامنے رکھتے ہوئے کیا جاتا ہے۔

ضبط

یعنی حدیث کو روایت کرنے والے تمام لوگ مضبوط حافظہ کے مالک ہوں۔

اتصال السند

اس کا مطلب یہ ہے کہ حدیث کو روایت کرنے والے تمام لوگوں نے جس سے حدیث نقل کی ہے اس سے ان لوگوں نے اس حدیث کو براہ راست اخذ کیا ہو۔

نماز جنازہ حاضر و غائب

مکرم منیر احمد جاوید پرائیویٹ سیکرٹری یہ اطلاع دیتے ہیں کہ حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے مؤرخہ 18؍دسمبر 2022ء بروز اتوار 12 بجے دوپہر اسلام آباد میں درج ذیل نماز جنازہ حاضر و غائب پڑھائے۔

نماز جنازہ حاضر

مکرم چوہدری حبیب اللہ صاحب (صدر جماعت نارتھ ہیمپٹن۔ یوکے)

14؍دسمبر 2022ء کو 76 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحوم قادیان میں پیدا ہوئے۔ آپ مکرم چوہدری رحمت اللہ صاحب کے بیٹے اور حضرت منشی کرم علی صاحب رضی اللہ عنہ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پوتے تھے۔ 1975ء میں پاکستان سے برلن (جرمنی) شِفٹ ہوئے جہاں بطور صدر جماعت خدمت کی توفیق پائی۔ پھر یوکے آنے کے بعد نارتھ ہیمپٹن جماعت میں مختلف حیثیتوں سے خدمت بجا لانے کے علاوہ یہاں بھی صدر جماعت کے طورپر خدمت کی توفیق پائی۔ آپ کو تبلیغ کا بہت شوق تھا۔ ہزاروں پمفلٹس تقسیم کئے۔ جماعت کی خدمت کیلئے ہمہ وقت تیار رہتے تھے۔ مرحوم نماز و روزہ کے پابند،لوگوں کیساتھ انتہائی پیار و محبت سے ملنے والے، خلافت کے ساتھ اخلاص و وفا کا تعلق رکھنے والے ایک نیک انسان تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ چار بیٹے اور دو بیٹیاں شامل ہیں۔

نماز جنازہ غائب

1-مکرم محمد مقصود الحق صاحب(بنگلہ دیش)

13؍نومبر2022ء کو اپنے دفتر میں اچانک حرکت قلب بند ہونے کی وجہ سے وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ جماعت کے مختلف عہدوں پر فائز رہے اور زندگی کے آخری سانس تک جماعتی ذمہ داریوں کو بڑے احسان رنگ میں ادا کرنے کی توفیق پائی۔ بہت ہنس مکھ اور ہر دلعزیز شخصیت کے مالک تھے۔ بڑی الحاح اور تضرع کے ساتھ تہجد اور باقی نمازیں ادا کرتے تھے۔ وفات کے بعد غیر از جماعت پڑوسیوں نے بتایا ہے کہ ان کی تلاوت قرآن سن کر ہم جاگتے تھے۔ حضرت مسیح موعودؑ کی کتب کا مطالعہ بڑی باقاعدگی سے کرتے تھے اور اہم باتیں اپنی ڈائری پر نوٹ کرتے تھے۔ خلافت سے بے حد محبت اور عقیدت کا تعلق تھا۔ کہیں نبی کریم ﷺ کا ذکر ہوتا تو ان کی آنکھیں پر نم ہو جاتی تھیں۔ بہت ہی سادہ زندگی بسر کرنے والے اور منکسر المزاج نیک انسان تھے۔ پیغام حق پہنچانے میں ہمیشہ پیش پیش رہتے تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ دو بیٹیاں شامل ہیں۔ آپ کی اہلیہ مکرمہ نور النہار مقصود صاحبہ نائب صدر لجنہ اماء اللہ بنگلہ دیش کے طورپر خدمت کی توفیق پارہی ہیں۔

2-مکرمہ امۃ الجمیل صاحبہ اہلیہ مکرم عبد الجمیل بھٹی صاحب(شاہدرہ لاہور)

28؍نومبر 2022ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحومہ کا تعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی حضرت حکیم احمد دین صاحب رضی اللہ عنہ کے خاندان سے تھا۔ صوم و صلاۃ کی پابند، تہجد گزار، نظام جماعت اور خلافت کی اطاعت گزار،بہت نیک اور مخلص خاتون تھیں۔مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں میاں کے علاوہ دو بیٹے اور ایک بیٹی شامل ہیں۔

3-مکرم ملک منور احمد جہلمی صاحب (ربوہ)

2؍نومبر 2022ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحوم نے میٹرک کے بعد بیت المال صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں بطور کلرک کام کا آغاز کیا اور اکتالیس سال کے بعد یہیں سے ریٹائر ہوئے۔ آپ جسمانی طورپر کمزور اور نحیف تھے لیکن بڑے ہمت و حوصلہ سے کام کیاکرتے تھے۔ صوم وصلاۃ کے پابند ، بہت مخلص اور باوفا انسان تھے۔ سلسلہ کی کتب کے مطالعہ کا بہت شوق تھا۔گھر میں آنے والے غیر از جماعت مہمانوں کو تبلیغ کرتے تھے۔ مرحوم موصی تھے۔

4-مکرمہ ڈاکٹر صادقہ سلطانہ صاحبہ اہلیہ مکرم پروفیسر نعیم الحق صاحب(کوئٹہ)

27؍نومبر 2022ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحومہ کوئٹہ کے ایک بہت پرانے نہایت مخلص اور معروف خاندان سے تعلق رکھتی تھیں۔ آپ کے والد مکرم میاں بشیر احمد صاحب مرحوم نہ صرف ایک بڑے قابل سرکاری افسر تھے بلکہ کافی عرصہ کوئٹہ جماعت کے امیر بھی رہے۔ اسی طرح مرحومہ کے دادا مکرم ڈاکٹر عبد اللہ خان صاحب مرحوم بھی کوئٹہ جماعت کے امیر رہ چکے ہیں۔ مرحومہ پنجوقتہ نمازوں کی پابند، خلافت کی عاشق، بہت دعا گو ، ہمدرداور نافع الناس وجود تھیں۔ تمام چندوں او رمالی تحریکات میں کھلے دل سے حصہ لیتی تھیں۔ لجنہ کی طرف سے جو بھی کام سپرد ہوتا اسے بخوشی قبول کرتیں اور پوری کوشش سے اسے سرانجام دیتی تھیں۔ آپ کافی عرصہ کوئٹہ سول ہسپتال میں زچہ بچہ کے وارڈ میں واحد نگران ڈاکٹر تھیں جہاں تمام بلوچستان سے مریض آتے تھے۔ کچھ عرصہ کراچی سوشل سکیورٹی ہسپتال لانڈھی میں بھی کام کیا۔ 1984 سے کوئٹہ میں پرائیوٹ ہسپتال بنا کر مریضوں کی خدمت کررہی تھیں۔لوگوں کی خدمت ، رفاہ عامہ کے کاموں اور غریبوں کے مفت علاج کی وجہ سے شہر میں بہت عزت سے جانی جاتی تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ آپ کے ایک بھائی ڈاکٹر لئیق احمد صاحب نے نصرت جہاں کے تحت غانا اور گیمبیا میں خدمت کی توفیق پائی۔

5-مکرم طاہر ذیشان افضل صاحب ابن مکرم محمد افضل قمر صاحب (مغلپورہ۔لاہور)

5؍اکتوبر 2022ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ کے خاندان میں احمدیت آپ کے پڑدادا مکرم میاں دین محمد صاحب مرحوم کے ذریعہ آئی۔ جنہوں نے ایک رؤیا کی بنا پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر بیعت کی سعادت حاصل کی۔ مرحوم نے ابتدائی تعلیم مکمل کرنے کے بعدلاہور سے آئی سی ایس کا امتحان پاس کیا اور پھر بی ایس سی کمپیوٹر سائنس کی ڈگری مکمل کی۔ آپ نے مجلس خدام الاحمدیہ ضلع لاہور میں نائب ناظم عمومی کے علاوہ مقامی سطح پر سیکرٹری امورخارجہ اور مجلس خدام الاحمدیہ میں مختلف عہدوں پر خدمت کی توفیق پائی۔ نظارت خدمت درویشان کے تحت لاہور میں جلسہ سالانہ قادیان کے لئے متواتر ڈیوٹی دیتے آرہے تھے۔ مجلس خدام الاحمدیہ ضلع لاہور کی عمومی ٹیم کے ایک بہت فعال رکن تھے اور ہر ڈیوٹی کو اچھے طریقے سے سرانجام دیتے رہے۔ بہت نفیس، عاجز ، اطاعت گزار اور ذمہ دار شخصیت کے مالک تھے۔ ہر ایک سے ہمیشہ مسکراتے چہرے کے ساتھ ملتے۔ خلافت اور جماعت کے سچے عاشق تھے۔ جماعتی کاموں کو پوری محنت اور دیانتداری سے ادا کرتے تھے۔ جب بھی کوئی مالی تحریک ہوتی ہمیشہ اس پر لبیک کہتے تھے۔ مرحوم موصی تھے۔پسماندگان میں والدین اوراہلیہ کے علاوہ دوبچیاں شامل ہیں۔

6-مکرم ڈاکٹر نعیم احمد قریشی صاحب (پیپلز کالونی فیصل آباد)

16؍اگست 2022ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحوم پیپلز کالونی فیصل آباد کے صدر کے طور پر خدمت بجالا رہے تھے۔ بہت اعلیٰ اخلاق کے مالک ، خدمت کے جذبہ سے سرشار ، ایک نیک، مخلص اور باوفا انسان تھے۔ اپنے اخلاق کی وجہ سے نہ صرف جماعتی حلقوں میں بلکہ غیر از جماعت میں بھی گرویدہ تھے۔ جماعتی پروگراموں کے لئے ہمیشہ اپنا گھر پیش کیا کرتے تھے۔

7-مکرم محمد یاسین صاحب ابن مکرم عبد الحفیظ صاحب (چک لالہ۔ ضلع سیالکوٹ)

16؍جولائی 2022ء کو58سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحوم جماعت کے

صدر کے طور پر خدمت کی توفیق پا رہے تھے۔ اس سے قبل 9 سال سیکرٹری مال بھی رہے۔ پنجوقتہ نمازوں کے پابند، تہجد گزار، اعلیٰ اخلاق کے مالک ، بہت دیانت دار ، اطاعت گزار اور سلجھے ہوئے انسان تھے۔جماعتی پروگراموں میں شمولیت کو ترجیح دیتے اور باقاعدگی سے ان میں شرکت کیا کرتے تھے۔مالی قربانی میں بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔

8-عزیزہ ایمن طاہر بنت مکرم طاہر احمد بھٹی صاحب (عنایت پور بھٹیاں ضلع چنیوٹ)

4/ ستمبر 2022ء کو 13سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحومہ قرآن پاک حفظ کررہی تھیں۔ جماعتی سرگرمیوں میں بھر پور حصہ لیتی تھیں۔ چھوٹی عمر سے ہی جماعت سے لگاؤ تھا۔ ہر ایک سے عزت اور احترام سے پیش آتی تھیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنے پیاروں کے قرب میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔آمین

ادارہ الفضل آن لائن مرحومین کے لواحقین سے تعزیت کرتا ہے۔

ایڈیٹر کے نام خطوط

• مکرم انجینئر محمود مجیب اصغر۔ سویڈن سے لکھتے ہیں:۔

عابد خان صاحب کی ڈائری بہت دلچسپ اور ایمان افروز ہوتی ہے۔ یہ بہت خوش قسمت انسان ہیں ، جن سے حضور بے تکلفی سے معصومانہ انداز میں گفتگو کرتے ہیں ۔ ان کے والد ڈاکٹر حمید احمد خان بہت ذہین طالب علم تھے۔ 1960ء میں تعلیم الاسلام کالج سے ایف ایس سی پری میڈیکل مکمل کیا اور اول پوزیشن حاصل کی۔ آپ ڈاکٹر بنے اور حسب توفیق خدمت دین اور خدمت انسانیت کی۔

ان کی والدہ برگیڈیئر وقیع الزمان (افسر حفاظت حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ)جو سفر ہجرت میں حضورؒ کے ہمرکاب تھے کی بیٹی ہیں۔ عابد خان صاحب کے والدین نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی بڑی خوشنودی حاصل کی۔ آپا طاہرہ صدیقہ حرم ثانی حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ، ڈاکٹر حمید خان صاحب کی بہن ہیں ۔

قادیان کے جلسہ سالانہ کے اختتامی اجلاس کا خلاصہ بہت شاندار ہے۔

• مکرمہ منزہ ولی سنوری ۔ کینیڈا سے لکھتی ہیں:۔

الفضل آن لائن کی اشاعت کے 3 سال پورے ہونے پر دلی مبارکباد پیش ہے۔ خلافت کی عظیم نعمت کی قدر کوئی کیا جانے،محروم دلوں سے پوچھئے۔ نگاہیں ترس رہی ہیں خلیفہ ٔ وقت کو دیکھنے کو۔

اتنی محنت اور تندہی سے اخبار کی خدمت کرنے والوں کے لئے دلی دُعائیں ہیں ۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو بہترین جزا دے اور الفضل کو مزید ترقی کی راہوں پر چلائے۔اس روحانی مائدے میں مزید اضافہ ہوتا چلا جائے جس کے ثمرات سے ساری دنیا کے قارئین فیضاب ہورہے ہیں ۔

• مکرمہ سعدیہ تسنیم۔ جرمنی سے لکھتی ہیں:۔

خاکسار پہلےکسی کو اخبار نہیں بھیجتی تھی بلکہ جب بھی فارغ وقت ملتا بغیر دن کی تخصیص کے کبھی ایک دو شارے پڑھ لیتی تھی ۔ اس روز آپ کا اداریہ پڑھا کہ الفضل کی نعمت کو صدقہ و خیرات سمجھ کر پھیلائیں تو دل پر عجیب اثر ہوا۔ اس کے بعد اب روزانہ بہت سے لوگوں کو اخبار بھجوانی شروع کی ہے ۔اب اگر کبھی صبح اٹھ کر اخبار کی نوٹیفیکیشن نہ ملے تو پریشانی ہوتی ہے۔

رپورٹ: راشد احمد سیکرٹری تبلیغ سسکاٹون

یوم بانیان مذاہب

جماعت احمدیہ سسکاٹون کے تحت مؤرخہ 3/دسمبر 2022ءکو مسجد بیت الرحمت میں ”بانیان مذاہب کے دن“ کی مناسبت سے ایک پروقار تقریب کااہتمام کیاگیا۔جس میں چھ بڑے مذاہب، عیسائیت، ہندوازم، بدھ ازم، سکھ ازم، بہائیت ، اور اسلام سے تعلق رکھنے والے مقررین کو مدعو کیا گیا تا وہ اپنے اپنے مذہب کے عقائد کے بارہ میں اور مذاہب کے حوالہ سے امن اور اتحاد کے موضوع پر اپنے خیالات کا اظہار کریں۔ جو کہ اس تقریب کا مرکزی خیال تھا۔

تقریب کا آغاز تلاوت کلام پاک اور اس کے ترجمہ سے ہوا۔ جس کے بعد محترم راشد صاحب لوکل سیکرٹری تبلیغ نے مہمانوں کو خوش آمدید کہا اور معزز نمائندگان کا تعارف کروایا۔بعد ازاں مقررین نے اپنے مذہب کے عقائد اور اس حوالہ سے مذہبی ہم آہنگی پر تقاریر کیں۔

درج ذیل مقررین نے تقریب میں خطاب کیا

Leela Sharma لیلا شرما صاحبہ، ہندو سوسائٹی سسکاٹون کی سابقہ صدر نے ہندوازم کی نمائندگی کی۔

Pastor Garth Ewer Fisherپادری گارت ایور فشر صاحب جو کہ مینو نائٹ Mennonite چرچ کے سربراہ ہیں انہوں نے عیسائیت کی نمائندگی کی۔

Valerie Senyk ویلری سینک جو کہ بہائیوں کی روحانی اسمبلی کے ممبر ہیں انہوں نے بہائیت کی نمائندگی کی۔

Aman Deep Singh امن دیپ سنگھ صاحب نے سکھوں کی نمائندگی کی۔

Siri Nanda Theroجبکہ سری نندہ تھیرو نے جو کہ

ایک بدھ پادری ہیں اور Mediterranean سنٹر میں بدھ ازم پڑھاتے ہیں انہوں نے بدھ مذہب کی نمائندگی کی۔

ان تمام مقررین نے اپنے بنیادی عقائد کی رو سے مذاہب کے مابین مشترکہ اصولوں پر روشنی ڈالی۔ اور خصوصی طور پر تقریب کے موضوع کو اجاگر کیا کہ تمام مذاہب کا مشترکہ عقیدہ کہ سب روحانی طور پر ایک ہیں اور انسانیت کی خدمت سب کا فرض ہے۔

جماعت احمدیہ کے افراد نے اس اجلاس میں بھرپور شرکت کی۔ بہائیت کی نمائندہ Senyk سینک صاحبہ نے اس مجلس کو بہت سراہا ایک دوسرے کے ساتھ پیار محبت اور ہم آہنگی کے لئے ایک احسن قدم قرار دیا۔ اور دیگر مذاہب کے مابین ہم آہنگی کے لئے اس قسم کی مجالس کو ہر ماہ منعقد کرنے پر زور دیا۔

(مترجم:مجید احمد بشیر)

DAILY LONDON
ALFAZL
ONLINE

www.alfazlonline.org
@alfazlonline
@alfazlonline
ONLINE EDITION | Download on the App Store | ANDROID APP ON Google play

اپنے مضامین، آرٹیکلز، نظمیں اور آراء
درج ذیل ذرائع میں سے کسی ایک پر بھجوائیں
+44 79 5161 4020
info@alfazlonline.org

رپورٹ: احمد طاہر مرزا۔ احمدیہ مسلم نیشنل ہیڈ کوارٹر اکرا گھانا

نیشنل صدر مجلس خدام الاحمدیہ گھانا کا انتخاب

احمدیہ مسلم مشن نیشنل ہیڈ کوارٹر اکرا میں ایک پروقار تقریب 12نومبر 2022ء

مؤرخہ 12/نومبر 2022ء کو احمدیہ مسلم مشن نیشنل ہیڈ کوارٹر اکرا میں سابق صدر گھانا مکرم ناصر احمد بونسو کی الوداعی اور نئے منتخب صدر مکرم محمد حنیف بیپوا Bipuah کے استقبال کی غرض سے زیر صدارت امیر و مشنری انچارج مولوی نور محمد بن صالح ایک پروقار تقریب کا انعقاد ہوا۔ تقریب کا آغاز صبح ساڑھے دس بجے ہوا۔ تقریب کے آغاز میں مکرم امیر صاحب گھانا نے اراکین عاملہ خدام سے خلیفۃ المسیح کے منظورشدہ حلف نامہ کا حلف لیا۔ جس کا عہد ہر عاملہ ممبر کے لئے ضروری ہے۔

تلاوت قرآن کریم اور عربی قصیدہ (پیش کردہ مولوی حافظ نسیم احمد یامے Nyame اور معلم عبدالغفور سعید) کے بعدعاملہ ممبران کا تعارف کروایا گیا۔ عہدہ کا حلف ہر عاملہ ممبر کو پیش کیا گیا کہ وہ دستخط کرنے سے پہلے اسے پڑھ لے تاکہ اپنی ذمہ داریاں کا احساس رہے۔مکرم امیر صاحب نے سبکدوش ہونے والے اراکین عاملہ کے سوا جملہ نئے مجلس خدام الاحمدیہ گھانا کے تمام عاملہ اراکین سے حلف لیا۔ بعدہ آپ نے افتتاحی دعا کروائی۔ اس کے بعد نئے صدر خدام نے خدام کا عہد دہرایا۔ بعدہ سابق صدر مکرم ناصر احمد بونسو کی تقریر سابق نائب صدر حنیف سام کیلسنSam Keelson کی طرف سے پڑھ کر سنائی گئی۔

مکرم حنیف بیپوا نے بتایا کہ انہوں نے 2011ء میں اشانٹی ریجن کے بطور قائد علاقہ نیشنل عاملہ میں شمولیت اختیار کی اور 2016ء میں انہیں سابق صدر مکرم ناصر بونسو نےناردرن سیکٹر کے لیے نائب صدر مقرر کیا گیا۔ مکرم حنیف بیپوا نےبتایا کہ مجلس عاملہ کا انتخاب حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کی منظوری سے ہوا۔ آپ نےسابق صدر کی خدمات اور ہر طرح کی جماعتی سرگرمیوں و قربانیوں کو سراہا کہ انہوں نے اپنی ذاتی کار مجلس خدام الاحمدیہ کو عطیہ کی۔ اسی طرح ان کی دیگر مالی قربانیوں کا بھی ذکر کیا۔

مکرم امیر صاحب نے اپنے خطاب کا آغاز نیشنل عاملہ کو جماعتی نیشنل ہیڈکوارٹر میں خوش آمدید کہنے سے کیا اور اس امر کا اظہار

کیا کہ تمام ممبران عاملہ کسی بھی چیلنج کا سامنا کرنے کے لیے ہمیشہ تیار رہیں گے اور چیلنجز کے باوجود مجلس خدام کی ترقی کو یقینی بنائیں گے۔ آپ نے سابق صدر مکرم ناصر بونسو کی خدمات کو سراہا کہ انہوں نے بھرپورطور تنظیمی خدمات بجا لائیں اور میری تمام توقعات پر پورے اترے۔

سابق صدر مکرم ناصر احمد بونسو مسٹر ناصر احمد بونسو ایک ایسے وقت میں صدر منتخب ہوئے جب اس وقت کی عاملہ اور سابق صدر مکرم عبدالنور وہاب (ابن مولانا عبد الوہاب بن آدم بقیہ صفحہ 06پر

ایک سبق آموزبات

کم اور زیادہ

اگر آپ یہی دیکھتے ہیں کہ آپ کے پاس کیا کیا موجود ہے تو آپ کو اس سے خوشی بھی ملتی ہے اور مزید نوازا جاتا ہے لیکن اگر آپ یہ سوچتے رہیں کہ آپ کے پاس کیا کیا کچھ موجود نہیں تو آپ کی زندگی ہمیشہ محرومی میں گزرتی ہے۔ خوشی در اصل اپنے پاس موجود نعمتوں سے لطف اندوز ہونے کا نام ہے نہ کہ لگاتار مزید کچھ اور حاصل کرتے رہنے کا۔ یہ مت دیکھیں زندگی میں کتنا وقت بچا ہے، یہ دیکھا کریں کہ جتنا بھی وقت ہے اس میں زندگی کتنی ہے۔

(مرسلہ: کاشف احمد)

فقہی کارنر

وضو اور نماز کے بعض طبی فوائد

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:۔

نماز کا پڑھنا اور وضو کا کرنا طبّی فوائد بھی اپنے ساتھ رکھتا ہے۔ اطبّا کہتے ہیں کہ اگر کوئی ہر روز منہ نہ دھوئے تو آنکھ آ جاتی ہے (آنکھ دُکھنے لگتی ہے۔ ایڈیٹر) اور یہ نُزول الماء کا مقدمہ ہے اور بہت سی بیماریاں اس سے پیدا ہوتی ہیں۔ پھر بتلاؤ کہ وضو کرتے ہوئے کیوں موت آتی ہے۔ بظاہر کیسی عمدہ بات ہے۔ منہ میں پانی ڈال کر کلی کرنا ہوتا ہے۔ مسواک کرنے سے منہ کی بد بو دور ہوتی ہے۔ دانت مضبوط ہو جاتے ہیں اور دانتوں کی مضبوطی غذا کے عمدہ طور پر چبانے اور جلد ہضم ہو جانے کا باعث ہوتی ہے۔ پھر ناک صاف کرنا ہوتا ہے ناک میں کوئی بد بو داخل ہو، دماغ کو پراگندہ کر دیتی ہے۔ اب بتلاؤ کہ اس میں برائی کیا ہے۔ اس کے بعد وہ اللہ تعالیٰ کی طرف اپنی حاجات لے جاتا ہے اور اس کو اپنے مطالب عرض کرنے کا موقع ملتا ہے۔ دُعا کرنے کے لئے فرصت ہوتی ہے زیادہ سے زیادہ نماز میں ایک گھنٹہ لگ جاتا ہے اگرچہ بعض نمازیں تو پندرہ منٹ سے بھی کم میں ادا ہو جاتی ہیں۔ پھر بڑی حیرانی کی بات ہے کہ نماز کے وقت کو تضیعِ اوقات سمجھا جاتا ہے۔ جس میں اس قدر بھلائیاں اور فائدے ہیں اور اگر سارا دن اور ساری رات لغو اور فضول باتوں یا کھیل اور تماشوں میں ضائع کر دیں تو اس کا نام مصروفیت رکھا جاتا ہے۔ اگر قوی ایمان ہوتا، قوی تو ایک طرف اگر ایمان ہی ہوتا، تو یہ حالت کیوں ہوتی اور یہاں تک نوبت کیوں پہنچی۔

(الحکم 31/ جنوری 1901ء صفحہ 2)

(مرسلہ: داؤد احمد عابد۔ استاد جامعہ احمدیہ برطانیہ)

طلوع و غروب آفتاب

04 جنوری 2023ء		طلوع فجر	غروب آفتاب
مکہ مکرمہ		05:38	17:52
مدینہ منورہ	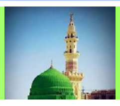	05:43	17:47
قادیان		06:02	17:17
ربوہ		05:42	17:17
اسلام آباد ٹلفورڈ		06:37	16:09